2

اقتصادی نمو

معاشی سرگرمیوں کی رفتار میں اضافہ ہوا اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بڑھ گئی۔ یہ توسیع وسیع البنیاد تھی، اور صنعت کے شعبے میں بلند ترین نمو ہوئی، جس کے بعد خدمات اور زراعت کے شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔صنعتی شعبے کو تحریک مینوفیکچرنگ-- خصوصاً بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) کی بحالی، بجلی اور تعمیرات، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں سے ملی۔ زراعت کے شعبے کی نمو میں سیلاب سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کے باوجود گلہ بانی کی قدر اضافی میں خاصی بہتری کی بدولت اضافہ ہوا۔ خدمات کے شعبے کی نمو بھی بڑھ گئی، جو صنعت اور زراعت کے شعبوں میں بہتری سے ہم آہنگ ہے۔ بہتر معاشی سرگرمیوں کے مثبت اثرات روزگار پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ آن لائن اور اخبارات پر ملازمتوں کے اشتہارات اور اسٹیٹ بینک آئی بی اے کے کاروباری اعتماد کے متعلق سروے کی حالیہ معلومات سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

Contribution to GDP Growth in H1
(percentage points)

2 اقتصادی نمو

2.1 جی ڈی پی کی نمو

حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.8 فیصد اضافہ ہوا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 1.9 فیصد تھا۔ یہ نمو وسیع البنیاد رہی، جس میں سب سے زیادہ کردار صنعت کا، اس کے بعد خدمات اور زراعت کے شعبوں کا رہا (**جدول 2.1**)۔ معاشی نمو میں بہتری سے مجموعی اقتصادی استحکام کے مثبت اثرات کی عکاسی ہوئی، جن میں کم شرح سود، مستحکم شرح مبادلہ، ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی گنجائش میں اضافہ، کاروباری افراد اور صارفین کے اعتماد کا بڑھنا اور ملکی طلب میں اضافہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اجناس کی موافق عالمی قیمتوں سے پیداواری لاگت کم کرنے میں مدد ملی۔

صنعتی شعبے نے مالی سال 18ء کے بعد سب سے زیادہ نمو درج کی، اور کان کنی اور کوہ کنی کے سوا اس کے تمام بڑے اجزا میں اضافہ ہوا۔ اس میں مینوفیکچرنگ نے نمایاں کردار ادا کیا، خصوصاً بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) میں پچھلے تین برسوں تک کمی کے بعد مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بحالی دیکھنے میں آئی۔ ایل ایس ایم کو مہنگائی

شکل 2.1: طلب کے اظہاریوں میں نمو

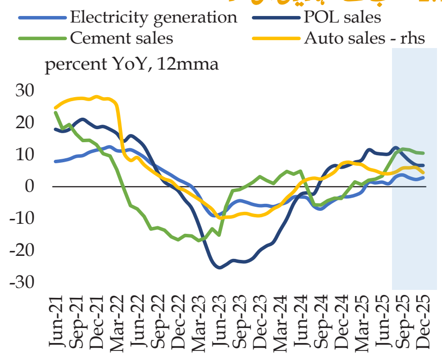

Sources: NEPRA; APCMA; OCAC; PAMA

اور شرح سود میں کمی کے باعث ملکی طلب بڑھنے سے فائدہ پہنچا، جس کی عکاسی سیمنٹ، گاڑیوں، اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے سے ہوتی ہے (**شکل 2.1**)۔ بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ میں مضبوط بحالی کے باوجود بجلی، گیس، پانی کی فراہمی اور تعمیرات کے شعبوں کے قدر اضافی میں بھی نمایاں بہتری آئی۔

زراعت کی نمو بنیادی طور پر گلہ بانی (لائیو اسٹاک) کی قدر اضافی بڑھنے کی وجہ سے ہوئی، جس نے سیلاب کے باعث خریف کی فصلوں، علاوہ گنا اور

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

	مالی سال 25ء						مالی سال 26ء			حصہ	
	سہ 1	سہ 2	شش 1*	سہ 3	سہ 4	شش 2*	سہ 1	سہ 2	شش 1*	شش 1 م س 25ء	شش 2* م س 26ء
جی ڈی پی	**1.7**	**2.2**	**1.9**	**2.4**	**6.0**	**4.2**	**3.6**	**3.9**	**3.8**	**1.9**	**3.8**
زراعت	1.1	1.7	1.4	2.4	0.9	1.6	2.7	1.8	2.2	0.3	0.5
اہم فصلیں	-12.7	-12.8	-12.8	-9.6	-17.9	-13.6	-1.1	-1.9	-1.6	-0.7	-0.1
صنعت	0.2	0.8	0.5	0.3	20.3	10.0	8.9	7.4	8.1	0.1	1.4
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	-0.9	-2.6	-1.8	-2.0	3.0	0.3	3.9	5.7	4.8	-0.1	0.4
خدمات	2.4	2.8	2.6	3.1	3.8	3.5	2.4	3.7	3.1	1.5	1.8

* پہلی ششماہی خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی؛ دوسری ششماہی خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چاول، کی پیداوار میں کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ گنے کی پیداوار میں اضافہ زیرِ کاشت رقبے اور بہتر یافت کی وجہ سے ہوا، جبکہ چاول کی پیداوار میں اضافہ صرف یافت بڑھنے کی بدولت ہوا۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بحالی کے بروقت اقدامات اور امدادی سرگرمیوں کے باعث فصلوں کے نقصانات ابتدائی توقعات [1] سے کم رہے۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں، صنعت اور زراعت، کی بہتر کارکردگی کے اثرات کی عکاسی کرتے ہوئے خدمات کے شعبے کی نمو میں بھی اضافہ ہوا، اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اطلاعات اور مواصلات کی خدمات کے علاوہ تمام ذیلی شعبوں کی قدر اضافی میں اضافہ درج کیا گیا۔

حقیقی جی ڈی پی نمو کی رفتار میں تیزی آنے کے ساتھ روزگار کی صورت حال میں بھی بہتری آنا شروع ہو گئی۔ اگرچہ پنجاب میں صنعتی روزگار میں معمولی کمی واقع ہوئی، تاہم حالیہ مہینوں میں آن لائن اور اخباری ملازمتوں کے اشتہارات میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کے کاروباری اعتماد سروے میں بھی آئندہ چھ ماہ میں روزگار کے مواقع پیدا ہونے کے حوالے سے امید کا اظہار کیا گیا۔

یہ پیش رفت زیادہ شمولیتی معاشی نتائج کی سمت بامعنی منتقلی کے لحاظ سے حوصلہ افزا ہیں۔ تاہم، روزگار کے مواقع میں اضافے اور غربت کے خاتمے کے لیے پائیدار بلند شرح نمو نہایت ضروری ہے۔ اس تناظر میں، سرمایہ کاری اور پیداواریت میں اضافے کے لیے اصلاحات پر توجہ دینا کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

جدول 2.2: زراعت میں نمو

نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجے میں

	مالی سال 25ء						مالی سال 26ء			حصہ	
	سہ 1	سہ 2	شش 1*	سہ 3	سہ 4	شش 2*	سہ 1	سہ 2	شش 1*	شش 1م س25ء	شش 2*م س26ء
زراعت	**1.1**	**1.7**	**1.4**	**2.4**	**0.9**	**1.6**	**2.7**	1.8	2.2	**1.4**	**2.2**
فصلیں	-0.4	-3.0	-1.8	1.8	-2.0	-0.1	-4.1	-3.3	-3.7	-0.7	-1.4
اہم فصلیں	-12.7	-12.8	-12.8	-9.6	-17.9	-13.6	-1.1	-1.9	-1.6	-3.1	-0.3
دیگر فصلیں	19.7	19.1	19.4	19.3	20.2	19.8	-6.9	-5.7	-6.3	2.5	-1.0
کپاس کی جننگ	-3.0	-20.2	-12.0	-26.6	-24.4	-25.5	-11.9	-1.0	-6.7	-0.2	-0.1
گلہ بانی	1.9	5.6	3.6	2.6	2.2	2.4	6.2	5.6	5.9	2.1	3.5
جنگل بانی	0.1	2.6	1.3	4.1	4.7	4.4	4.3	3.8	4.0	0.0	0.1
ماہی گیری	-0.1	1.9	1.2	0.5	2.2	1.7	0.9	0.8	0.8	0.0	0.0

* پہلی ششماہی خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی؛ دوسری ششماہی خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

[1] جیسا کہ این ڈی ایم اے کے پوسٹ مون سون ریویو 2025ء میں کہا گیا ہے، سیلاب کے بعد ابتدائی تخمینوں میں خریف کی فصلوں میں ممکنہ نقصانات کی نشاندہی کی گئی تھی۔ تاہم، حقیقی نتائج توقع سے بہتر رہے، اور چاول اور گنے کی پیداوار بالترتیب 10.0 اور 89.4 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی، جبکہ سیلاب کے بعد کے تخمینوں میں ان فصلوں کی پیداوار بالترتیب 8.3 تا 8.9 اور 77.0 تا 79.0 ملین ٹن کا اندازہ لگایا گیا تھا۔

شکل 2.2الف: بارشوں کا معمول کے رجحان سے انحراف

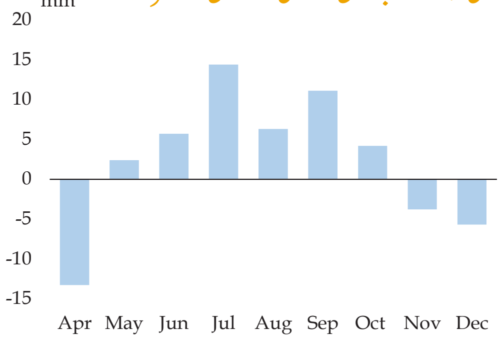

شکل 2.2ب: درجہ حرارت۔مالی سال26ء

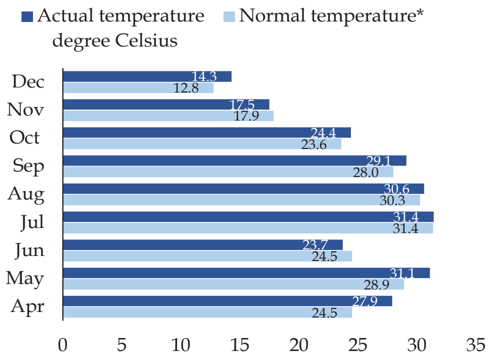

* Normal levels of respective months of 1961-1999 Avg.
Source: PMD

نمو کی تقسیم کے پہلو کی عکاسی گھرانوں کے مربوط معاشی سروے (ایچ آئی ای ایس) برائے 2024-25ء سے بھی ہوتی ہے، جو گھرانوں کی آمدنی اور کھپت میں معمولی اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ فوائد نچلے کوانٹائلز کے لیے نسبتاً کم ہیں، جو کم پیداواریت سے بھی منسلک ہوتے ہیں۔ سروے یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ غیر اجرتی آمدنی، خصوصاً ترسیلاتِ زر اور منتقلیوں کا حصہ بڑھ رہا ہے، جو امیگریشن کے رجحانات سے ہم آہنگ ہے (**باکس 2.1**)۔

2.2زراعت

مالی سال26ء کی پہلی ششماہی میں زراعت کی بلند شرح نمو میں اہم کردار گلہ بانی کے شعبے نے ادا کیا۔ اس نے سیلاب سے فصلوں کو ہونے والے نقصانات کا منفی اثر زائل کر دیا (**جدول 2.2**)۔[2] گلہ بانی شعبے کی بہتر کارکردگی کو چارے کے کم ثانوی استعمال سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[3]

تاہم خریف کی اہم فصلوں کو سیلاب سے نقصانات ابتدائی تخمینے کے مقابلے میں نسبتاً کم رہے۔[4] تازہ ترین تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خریف کی کچھ اہم فصلوں، گنے اور چاول کی پیداوار گذشتہ سال کی سطح سے تجاوز کر چکی ہے۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں امداد اور ریلیف کی بروقت کارروائیوں پر مشتمل مربوط ردعمل سے فصلوں کو نقصانات محدود کرنے اور مویشیوں کی منتقلی میں مدد ملی۔[5] مزید برآں، قرضوں کی بہتر دستیابی سے بھی سیلاب کے اثرات کم کرنے میں سہولت ملی۔

[2] سیلاب اور پانی کھڑا ہونے سے پنجاب کے اہم زرعی اضلاع (ملتان، مظفر گڑھ، لودھراں، بہاولپور، اور وہاڑی) اور سندھ کے کچھ علاقے (بشمول کشمور، شکارپور، گھوٹکی اور خیرپور) متاثر ہوئے، جہاں خریف کی کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ ماخذ: این ڈی ایم اے، پوسٹ مون سون رپورٹ 2025ء۔

[3] خشک اور سبز چارے کا ثانوی استعمال فصلوں کی پیداوار سے منسلک ہوتا ہے، جبکہ گلہ بانی کے مویشیوں کی تعداد ایک معین شرح سے بڑھتی ہے (جو 2006ء اور 1996ء کے بین نسلی مردم شماری کے اعداد و شمار پر مبنی ہے)۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

[4] ماخذ: پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ (پی آئی ڈی) کی پریس ریلیز 30750. https://pid.gov.pk/site/press_detail/30750۔

[5] ماخذ: قومی اتھارٹی برائے قدرتی آفات (این ڈی ایم اے)، حکومت پاکستان۔ پوسٹ مون سون رپورٹ 2025ء۔

موسمیاتی حالات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران موسمیاتی حالات ہمت آزما رہے، اور خریف سیزن کے بیشتر حصے میں بارشوں میں خاصی تغیر پذیری اور معمول سے زائد درجہ حرارت دیکھا گیا۔ مذکورہ حالات نے فصلوں کی نمو کے لیے ماحول کو دشوار بنا دیا اور زرعی پیداوار میں موسمی تعطل کے خطرے کو بڑھا دیا۔

مالی سال 26ء کے خریف سیزن کے دوران بارشوں کا سلسلہ بے ترتیب رہا (**شکل 2.2 الف**)۔ اپریل میں خشک موسم کے بعد جولائی تا ستمبر 2025ء کے دوران مون سون کی بارشوں میں شدت آ گئی۔ ستمبر میں گہرا دباؤ خصوصاً پنجاب اور سندھ میں شدید بارشیں برسانے کا باعث بنا، جس سے کئی علاقوں میں اچانک سیلاب اور دریاؤں میں سیلابی صورت حال پیدا ہوئی۔[6] تاہم، مون سون کے بعد نومبر اور دسمبر کے مہینے نسبتاً خشک رہے۔

خریف سیزن کے بیشتر مہینوں میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہا (**شکل 2.2ب**)۔ گرمیوں کے عروج کے مہینوں میں بلند درجہ حرارت، اور شدید بارشوں کے بعد زیادہ نمی نے فصلوں پر گرمی کے دباؤ میں اضافہ کیا اور کئی علاقوں میں فصلوں کی نشوونما پر اثرانداز ہوئی۔[7]

یہ بدلتے ہوئے موسمی حالات نہ صرف زراعت پر دباؤ ڈال رہے ہیں بلکہ شہری مراکز کو بھی "اربن ہیٹ آئی لینڈ افیکٹ" کے ذریعے متاثر کر رہے ہیں۔[8] اس تناظر میں شہری زراعت، شہری ہریالی کے فروغ اور مقامی سطح پر غذائی پیداوار کے ذریعے ماحولیاتی تبدیلی کے لیے ایک قابلِ عمل حل پیش کرتی ہے (**باکس 2.2**)۔

جدول 2.3: مصدقہ بیج

	مالی سال 25ء		مالی سال 26ء	
	دستیابی (ایم ٹی)	ضرورت کا فیصد	دستیابی (ایم ٹی)	ضرورت کا فیصد
کپاس	16,717	27.1	20,871	46.7
دھان	68,319	114.2	44,613	99.1
مکئی	29,420	78.8	17,649	47.3
گندم	569,761	46.3	551,467	49.0

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت

شکل 2.3: خریف (اپریل تا ستمبر) میں آب پاشی کے لیے جاری پانی

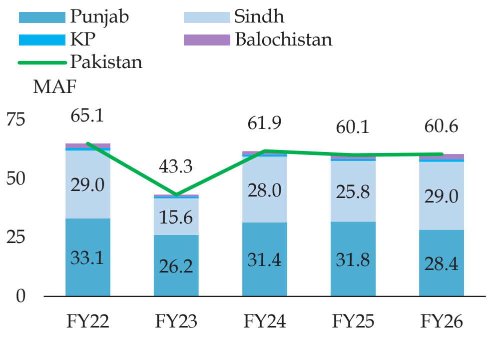

Source: IRSA

---

[6] ایضاً۔

[7] ماخذ: قومی اتھارٹی برائے قدرتی آفات (این ڈی ایم اے)، حکومت پاکستان۔ مون سون یومیہ صورت حال کی رپورٹ (ستمبر 2025ء)۔

[8] امریکی ماحولیاتی تحفظ کی ایجنسی کے مطابق Urban Heat Island Effect ایسی حالت کو کہتے ہے جس میں شہری علاقے اپنے اردگرد واقع دیہی علاقوں کے مقابلے میں زیادہ درجۂ حرارت برداشت کرتے ہیں، کیونکہ عمارتیں، سڑکیں، اور دیگر بنیادی ڈھانچہ قدرتی علاقوں کے مقابلے میں زیادہ حرارت جذب اور اسے دوبارہ خارج کرتا ہے۔

خام مال

پانی: مالی سال 26ء کے خریف سیزن کے دوران آبپاشی کے پانی کی دستیابی کی صورت حال مجموعی طور پر اطمینان بخش رہی۔ نہری پانی کا استعمال بڑی حد تک گذشتہ سال کے مطابق رہا، اگرچہ صوبوں کے درمیان اس میں کچھ فرق دیکھا گیا۔ جولائی تا ستمبر مالی سال 26ء کے دوران شدید بارشوں نے پنجاب کے بعض حصوں میں نہری پانی کی ضرورت میں کمی کر دی، جبکہ سندھ میں اس کا استعمال نسبتاً بلند سطح پر رہا (**شکل 2.3**)۔ واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (واپڈا) اور انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) نے مون سون کی شدید بارشوں کے دوران آنے والے اضافی پانی کو ذخائر میں جمع کیا، اور بعد ازاں اسے منظم انداز میں جاری کر کے آبی ذخائر کے آپریشنز کا مناسب انتظام کیا۔[9] اس طرح نشیبی علاقوں میں سیلاب کے دباؤ میں کمی آئی اور نہروں کے لیے وافر پانی کی دستیابی کو یقینی بنایا گیا۔

بیج: مالی سال 26ء میں اہم فصلوں کے لیے مصدقہ بیج کی دستیابی ضرورت سے کم رہی (**جدول 2.3**)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسانوں نے کاشت کے لیے بڑی حد تک اپنی فصل سے محفوظ کردہ اور غیر مصدقہ بیجوں پر انحصار کیا، جس کے فصلوں کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔[10] اگرچہ، گندم اور کپاس کے مصدقہ بیجوں کی دستیابی پچھلے سیزن کے مقابلے میں زیادہ رہی، تاہم مکئی کے معاملے میں یہ تیزی سے کم ہوگئی۔ دھان کے لیے بیجوں کی دستیابی تاریخی لحاظ سے طلب کے مقابلے میں کم رہی ہے، تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں معمولی کمی ہوئی۔

جدول 2.4: زرعی قرضوں کی تقسیم: پہلی ششماہی

ارب روپے

	م س24ء	م س25ء	م س26ء
فارم شعبہ (پیداوار)			
تمام فصلیں	246.5	265.0	361.6
کارپوریٹ کاشت کاری	78.7	84.4	33.3
دیگر	218.4	274.4	309.1
ذیلی مجموعہ	**543.6**	**623.8**	**703.9**
فارم شعبہ (ترقیاتی)			
ٹریکٹر	27.8	9.1	28.8
دیگر	33.3	75.5	64.0
ذیلی مجموعہ	**61.1**	**84.6**	**92.8**
غیر فارم شعبہ (جاری سرمایہ)			
گلہ بانی/ڈیری	251.8	290.3	307.9
مرغبانی	162.1	163.6	151.6
دیگر	51.9	58.1	115.0
ذیلی مجموعہ	**465.8**	**512.0**	**574.5**
غیر فارم شعبہ (معین سرمایہ کاری)			
گلہ بانی/ڈیری	18.7	32.5	21.5
مرغبانی	11.4	10.1	11.9
دیگر	5.2	3.7	7.0
ذیلی مجموعہ	**35.4**	**46.3**	**40.4**
سب کا مجموعہ	**1,105.8**	**1,266.7**	**1,411.6**

ماخذ: اسٹیٹ بینک

[9] این ڈی ایم اے، حکومت پاکستان۔ پوسٹ مون سون رپورٹ 2025ء۔

[10] پاکستان میں تصدیق شدہ بیجوں کی محدود دستیابی غیر مصدقہ بیجوں پر انحصار بڑھا دیتی ہے — جیسے کہ فصلوں سے محفوظ شدہ بیج، کاشت کاروں کے درمیان تبادلہ، اور غیر مصدقہ "براؤن بیگ" فروخت۔ (ایس بی پی 2022ء؛ پی آئی ڈی ای 2024ء)۔

جدول 2.5: خریف کی اہم فصلیں

پیداوار ہزار ٹن میں؛ رقبہ ہزار ہیکٹر میں؛ یافت کلو گرام فی ہیکٹر میں

	پیداوار			رقبہ			یافت			تبدیلی مالی سال 26ء		
	م س 24ء	م س 25ء	م س 26ء	م س 24ء	م س 25ء	م س 26ء	م س 24ء	م س 25ء	م س 26ء	پیداوار	رقبہ	یافت
کپاس*	10,223	7,084	7,052	2,424	2,043	2,012	717	589	595	-0.5	-1.5	1.0
چاول	9,859	9,724	9,998	3,637	3,899	3,758	2,711	2,494	2,660	2.8	-3.6	6.7
مکئی	9,740	9,037	8,446	1,641	1,588	1,603	5,935	5,691	5,269	-6.5	0.9	-7.4
گنا	87,638	84,239	89,429	1,180	1,193	1,221	74,270	70,605	73,243	6.2	2.3	3.7

*پیداوار ہزار گانٹھوں میں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، ایف سی اے

کھاد: مالی سال 26ء کے خریف سیزن کے دوران کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا، جو طلب میں بحالی کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر یوریا کی قیمتوں میں کمی کے باعث اس کی فروخت میں مضبوط اضافے کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، ڈی اے پی کی فروخت میں بھی قیمتوں میں اضافے کے باوجود معمولی اضافہ دیکھا گیا (**شکل 2.4**)۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کے استعمال میں بہتری کو کسان کارڈ جیسی خام مال کی قرضہ اسکیموں نے سہولت فراہم کی۔ خریف مالی سال 26ء کے لیے کھاد کی دستیابی بقیہ اسٹاک کی بلند سطح کے باعث وافر مقدار میں رہی۔ ربیع سیزن کے لیے بھی کھاد کی دستیابی مناسب رہنے کی توقع ہے۔[11]

شکل 2.4: خریف (اپریل تا ستمبر) میں کھاد کا استعمال اور قیمتیں

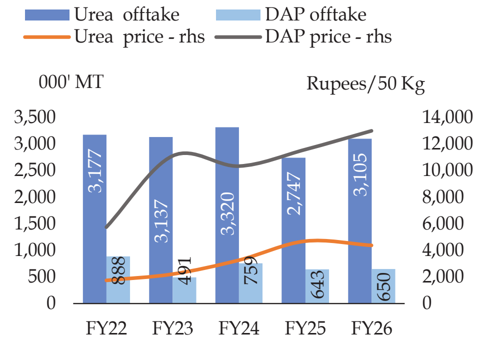

Sources: NFDC; PBS

زرعی قرضہ: زرعی قرضوں میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا، جس سے خام مال کے استعمال اور فارم سرمایہ کاری کو تقویت ملی (**جدول 2.4**)۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی فراہمی میں 11.4 فیصد کا بلند اضافہ ہوا، جبکہ پیداواری قرضے بھی تیزی سے بڑھ گئے، جس کا سبب جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنا تھا۔ فارم کے شعبے کی ترقی کے لیے فراہم کردہ قرضوں میں بھی 9.7 فیصد اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر ٹریکٹروں اور فارم کے شعبے میں دیگر سرمایہ کاری کی معاونت سے ممکن ہوا۔

زرعی قرضوں میں اضافے کے رجحان میں بعض اقدامات کا اہم کردار ہے۔ ان میں شامل ہیں: (i) اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کی جانب سے روایتی خسرہ گرداوری کے متبادل کے طور پر ڈیجیٹل زمین کی توثیق کی منظوری سے کسانوں کے لیے قرضوں کی پروسیسنگ میں حائل رکاوٹیں کم کرنے میں مدد ملی؛ (ii) زرخیزی (آسان ڈیجیٹل زرعی قرضہ) فریم ورک کو

[11] ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت، ربیع سیزن پروکنگ پیپر، مالی سال 26ء۔

نیشنل سب سسٹینس فارمرز سپورٹ انی شیٹو کے تحت تیار کیا گیا، جس نے چھوٹے قرضے لینے والوں کے لیے ڈجیٹل ذریعے کو مضبوط بنایا، جو خطرے میں شراکت داری کی خصوصیات اور ایک اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر پر مشتمل ہے؛ (iii) حکومتِ پنجاب کے کسان اور لائیو اسٹاک کارڈز کے ذریعے کاشت کاروں کو زرعی خام مال اور گلہ بانی کے لیے قرضوں کی فراہمی جاری رہی، جس سے انہیں نقد رقوم کی موسمی ضروریات کا بہتر انتظام کرنے میں مدد مل رہی ہے؛[12] اور (iv) جدید مشینری کو فروغ دینے کے لیے صوبائی حکومت کے اقدامات۔[13]

پیداوار

کپاس: مالی سال 26ء میں کپاس کی پیداوار میں کمی کا سلسلہ گذشتہ برس کی طرح جاری رہا، جس کی اہم وجہ زیر کاشت رقبے میں کمی ہے (**جدول 2.5**)۔ کاشت کے رقبے میں کمی کمزور منافع کے حالات میں کاشت کاروں کی جانب سے بوائی کے محتاط فیصلوں کی عکاسی ہے، کیونکہ خریف کی مسابقتی فصلوں پر منتقلی کا سلسلہ مالی سال 26ء میں بھی جاری رہا۔[14] تاہم، یافت میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کچھ بہتری دیکھی گئی، جس کا ممکنہ سبب خام مال خصوصاً کھاد کا بہتر استعمال ہو سکتا ہے، جسے صوبہ پنجاب کی کسان کارڈ اسکیم سے تقویت ملی۔

شکل 2.5: چاول: زیر کاشت رقبہ اور قیمتیں

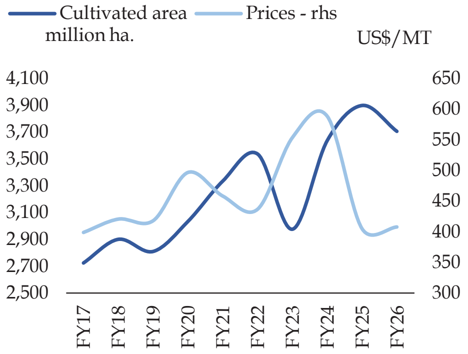

Sources: NFDC; PBS

چاول: مالی سال 26ء میں چاول کی پیداوار میں اضافہ ہو گیا، جس میں بلند یافت نے زیرکاشت رقبے میں کمی کے اثرات کی تلافی کر دی (**جدول 2.5**)۔ چاول اگانے والے علاقوں میں پانی کی بہتر دستیابی سے ممکنہ طور پر چاول کی یافت بڑھانے میں مدد ملی۔ اگرچہ مون سون کے سیلابوں نے ابتدا میں چاول کی پیداوار سے متعلق خدشات پیدا کیے تھے، تاہم بعد کے تخمینوں سے یہ سامنے آیا کہ نقصانات محدود رہے، اور کچھ علاقوں کو پانی کی بہتر دستیابی سے فائدہ پہنچا۔[15] چاول کاشت کرنے کے رقبے میں کمی کے معاملے میں ناسازگار برآمدی ماحول خصوصاً بھارت کی جانب سے چاول کی برآمدات کے بعد قیمتوں میں کمی سے ممکنہ طور پر چاول بونے کی حوصلہ شکنی ہوئی (**شکل 2.5**)۔

[12] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کسان کارڈ کے تحت 696,996 کاشت کاروں کو 68.7 ارب روپے کے قرضے جاری کیے گئے، جبکہ لائیو اسٹاک کارڈ اسکیم کے تحت 27,730 قرض گیروں کو 3.0 ارب روپے فراہم کیے گئے۔ ماخذ: دی بینک آف پنجاب۔

[13] مشینوں کے استعمال کو فروغ دینے کے صوبائی اقدامات میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی گرین ٹریکٹر اسکیم اور ہائی ٹیک فارم میکنائزیشن فنانس پروگرام شامل تھے۔

[14] سپارکو کے پاک-ایس سی ایم ایس خبر نامے (اگست 2025ء) کے مطابق گنے جیسی متبادل فصلوں کی طرف رجحان، موسمی تغیرپذیری، کیڑوں کے حملے، یافت میں کمی اور کم منافع جیسے عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

[15] یو ایس ڈی اے بیرونی زراعت سروس، اناج اور فیڈ کی نئی معلومات، پاکستان، اسلام آباد، دسمبر 2025ء (GAIN Report No. PK2025-0020)۔

مکئی: مالی سال 26ء کے دوران زیر کاشت رقبے میں معمولی اضافے کے باوجود مکئی کی پیداوار کم ہوئی جس کا سبب اس کی یافت کم ہونا تھا (**جدول 2.5**)۔ یافت میں کمی سے بڑی حد تک سیلاب کے نقصان دہ اثرات کی عکاسی ہوتی ہے، جو مکئی کی مجموعی پیداوار میں کمی کا باعث بنا۔ اس کے ساتھ، یہ بات اجاگر کرنا ضروری ہے کہ براہِ راست غذا کے طور پر مکئی کا استعمال کم ہو رہا ہے، جبکہ مرغبانی اور فیڈ کے شعبے میں طلب بڑھی ہے۔ نتیجتاً، مکئی کی بوائی کے فیصلے فیڈ شعبے کے استعمال اور اس کی قیمتوں کے اشاروں پر زیادہ ردعمل دے رہے ہیں۔

گنا: مالی سال 26ء میں خریف کی دیگر اہم فصلوں میں گنے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جسے کاشت کے رقبے میں توسیع اور یافت میں اضافے سے تقویت ملی (**جدول 2.5**)۔ اس کا بنیادی سبب کپاس اور مکئی جیسی اہم مسابقتی فصلوں کے مقابلے میں بہتر متوقع منافع ہے، جس سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ گنے کی پیداوار بڑھائیں۔ سیزن کے دوران یافت میں ممکنہ طور پر پانی کی بہتر دستیابی سے بھی مدد ملی۔

گندم: ربیع کے حالیہ سیزن میں گندم کی بوائی مؤثر انداز میں جاری رہی، اور سندھ اور پنجاب دونوں نے اپنے اہداف حاصل کیے۔ سیزن کے آغاز پر گندم کی نئی پالیسی اور خام مال کے حالات بڑی حد تک معاون تھے۔ توثیق شدہ بیجوں اور کھاد کی دستیابی بہتر ہوئی، اور ارسا کے اندازے کے مطابق ربیع کے دوران سندھ اور پنجاب میں آب پاشی کے پانی کی فراہمی میں کمی نہیں دیکھی گئی۔[16] مذکورہ پیش رفتوں کے ساتھ سیلاب کے بعد زمین میں بہتر زرخیزی سے پتہ چلتا ہے کہ وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے مقررہ 29.7 ملین ٹن گندم کی پیداوار کے ہدف کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

قومی گندم پالیسی کے تحت حکومت نے کاشت کاروں کے فیصلوں اور مارکیٹ کی توقعات کی رہنمائی کے لیے گندم کی علامتی قیمت 3,500 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی ہے۔ مزید برآں، پالیسی کے تحت نجی شعبہ علامتی قیمت پر گندم کی خریداری اور ذخائر کا انتظام کرے گا، جبکہ حکومتی مداخلت میں اسٹریٹجک ذخائر برقرار رکھنے اور مارکیٹ کو مستحکم رکھنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ پالیسی سے قیمتوں کو زیادہ قابلِ پیش گوئی بنانے اور مالیاتی بوجھ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے (**باکس 3.1**)۔

شکل 2.6: تل کی فصل

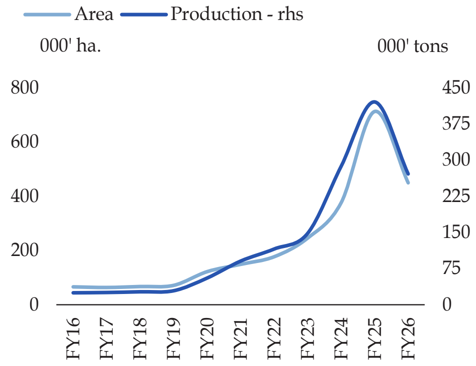

Sources: MNFSR; PBS

دیگر فصلیں

مالی سال 26ء کے دوران خریف کی دیگر فصلوں کی پیداوار تیزی سے کم ہو گئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس اس میں مضبوط نمو ہوئی تھی۔ اس کمی کا بنیادی سبب سبز چارے کی پیداوار میں خاصی کمی تھی، جو دیگر فصلوں کے بڑے اجزا میں سے ایک ہے۔ پاکستان دفترِ شماریات کے تخمینوں کے مطابق سبز چارے کی پیداوار میں 14.3 فیصد کمی ہوئی، جس سے

[16] ماخذ: پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ (پی آئی ڈی) کی پریس ریلیز 30750 https://pid.gov.pk/site/press_detail/30750۔

بارشوں اور سیلاب کے باعث چارے کی کھڑی فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصانات کی عکاسی ہوتی ہے۔[17]

حالیہ برسوں کے دوران برآمدی طلب کے بل بوتے پر تل کی پیداوار تیزی سے بڑھی ہے، تاہم مالی سال 26ء کے دوران اس میں کمی دیکھی گئی (**شکل 2.6**)۔ اس کے علاوہ سیلاب سے نقصانات اور برآمدات میں کمی، خصوصاً چین، سے طلب گھٹ گئی، اور تل کی فصل کاشت کرنے کی ترغیب بھی کم ہو گئی۔[18] خریف کی دالوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ خصوصاً، دال مونگ کی پیداوار میں اضافہ ہوا، جبکہ دال ماش کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ مالی سال 26ء کے لیے ربیع کی دیگر فصلوں کے پیداواری منصوبے پیداواری اہداف، آلو کے سوا، میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں (**جدول 2.6**)۔

2.3 صنعت

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعت کا شعبہ 8.1 فیصد کی مضبوط نمو کے ساتھ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کی گئی نمو کے قریب پہنچ گیا (**شکل 2.7**)۔ صنعت کی نمو کی قیادت مینوفیکچرنگ میں وسیع البنیاد اضافے نے کی، جس کے بعد تعمیرات اور بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں نے اچھی کارکردگی دکھائی، جبکہ کان کنی اور کوہ کنی کے شعبوں میں سکڑاؤ دیکھا گیا: اس شعبے میں یہ رجحان مالی سال 22ء سے جاری ہے (**جدول 2.7**)۔[19]

تعمیراتی سرگرمیوں کی رفتار میں اضافہ ہوا جسے مختلف سازگار پیش رفتوں سے اعانت ملی۔ پہلی، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات میں 41.8 فیصد توسیع ہوئی، جبکہ

شکل 2.7: صنعت کی نمو: پہلی ششماہی مالی سال 26ء

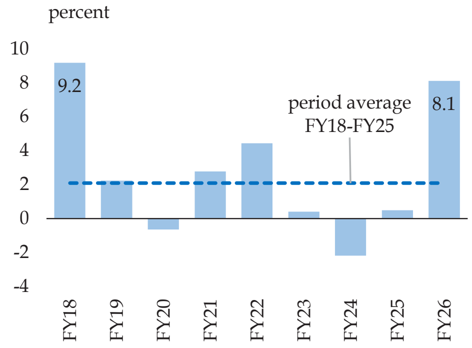

Source: PBS

جدول 2.6: دیگر فصلیں: ربیع کی پیداوار کا منصوبہ

رقبہ ہزار ہیکٹر؛ پیداوار ہزار ٹن؛ تبدیلی فیصد میں

	رقبہ		پیداوار		تبدیلی	
	م س25ء	م س26ء ہ	م س25ء	م س26ء ہ	رقبہ	پیداوار
چنا	707.1	806.0	172.0	536.1	14.0	211.7
دال	6.4	7.5	4.4	9.2	17.2	109.1
آلو	378.1	268.4	9,880.3	7,174.6	-29.0	-27.4
پیاز	166.4	119.0	2,747.1	2,788.5	-28.5	1.5
ٹماٹر	47.9	43.2	630.7	690.9	-9.8	9.5
کینولا	68.7	73.5	103.9	111.0	7.0	6.8
سورج مکھی	60.4	70.5	96.1	113.5	16.7	18.1
سرسوں	425.1	520.9	435.0	532.7	22.5	22.5

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت

[17] پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس)، کیو این اے ریلیز 26-2025ء

[18] تل کے بیج کی برآمدات میں کمی کی بڑی وجہ چین کو شپمنٹ میں کمی تھی، کیونکہ ایتھوپیا اور سوڈان کی رسد دوبارہ مارکیٹ میں آگئی۔ ویت نام، سعودی عرب اور مصر کو برآمدات بھی کم رہیں۔

[19] پی بی ایس کے مطابق کان کنی اور کوہ کنی کے قدر اضافی میں کمی واقع ہوئی، گیس، خام تیل اور چونے کے پتھر کی پیداوار میں کمی کے سبب۔

شکل 2.8الف: پی ایس ڈی پی اخراجات - پہلی ششماہی

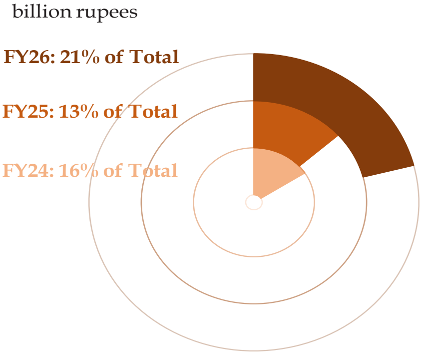

Sources: MoPD&SI; PBS

گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.1 فیصد کمی ہوئی تھی (**شکل 2.8الف**)۔[20] دوسری، تعمیراتی مواد کی قیمتیں خاصی کمی ہوئیں، جبکہ اجرتوں کی نمو مستحکم رہی (**شکل 2.8ب**)۔ تیسری، "وزیراعظم اپنا گھر پروگرام – گھر ہو تو اپنا" ستمبر 2025ء میں متعارف کرائی گئی جس سے ہاؤسنگ کی طلب پیدا ہوئی۔[21]

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں کی قدر اضافی میں مضبوط نمو ہوئی، جس کا سبب بجلی کے شعبے میں زراعانت کی بلند سطح تھی، جبکہ بجلی کی پیداوار میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران 1.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ صنعت کے لیے بجلی کا پیکج متعارف کرانے اور گیس اور فرنس آئل پر لیویز، کیپٹو بجلی سے منتقلی کی حوصلہ افزائی کی خاطر، کے باوجود گرڈ سے بجلی کی طلب قدرے کمزور رہی۔ نتیجتاً، انڈی پینڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز) کی پیداواری گنجائش کا استعمال 50 فیصد سے کم رہا، جس نے گرڈ کی لاگت کو بڑھا دیا۔

شکل 2.8ب: تعمیراتی خام مال - سال بسال نمو

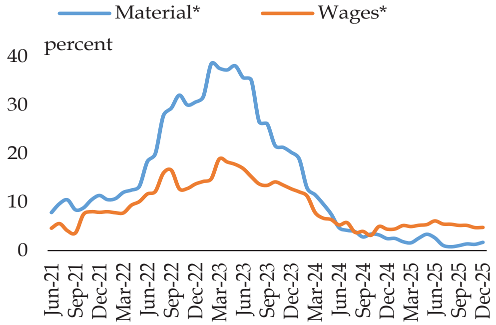

* Material include price of cement, bricks, blocks, sand etc.; wages are of plumber, mason, painter etc.

شکل 2.9: پیداوار میں اضافہ اور کمی والے ایل ایس ایم گروپوں کی تعداد

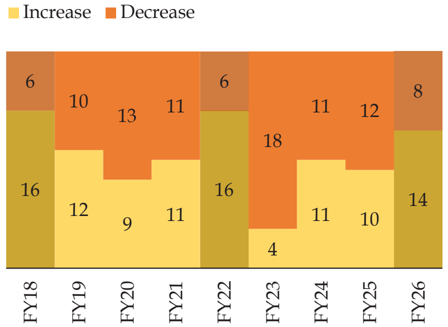

Source: PBS

اس کے ساتھ، شمسی توانائی سے بجلی کی بڑھتی ہوئی پیداوار نیشنل گرڈ کی طلب اور شمسی بجلی کو قومی گرڈ سے مربوط کرنے کے لحاظ سے مسلسل چیلنج

[20] انفراسٹرکچر کے شعبے نے دسمبر 2025ء کے اختتام تک 117 ارب روپے (55.7 فیصد) کی سب سے زیادہ رقم خرچ کی، جس میں بیشتر رقم ٹرانسپورٹ اور مواصلات، توانائی، پانی، مادی منصوبہ بندی اور رہائشی منصوبوں پر خرچ ہوئی۔ ماخذ: وزارتِ منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات۔

[21] اس اسکیم کے تحت مقررہ 5 فیصد شرح پر رعایتی قرضے فراہم کیے جاتے ہیں، جس میں مارک اپ زراعانت حکومتِ پاکستان کی جانب سے ادا کی جاتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2026/CL1.htm، https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2026/CL2.htm

بنی ہوئی ہے۔ اس تناظر میں، حکومت نے حال ہی میں خود بجلی پیدا کرنے والے افراد کے لیے ٹیرف میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ تاہم، ترسیل اور تقسیم کے نیٹ ورک میں سرمایہ کاری اور ایک مناسب ضوابطی فریم ورک وضع کرنے جیسے مزید اقدامات کی ضرورت ہے، تاکہ شمسی بجلی کی پیداوار کی شمولیت کو مزید تقویت دی جاسکے۔ مذکورہ اقدامات سے گرڈ پر انحصار میں وسیع اضافے اور نظام کی کارکردگی بہتر بنانے کی حوصلہ افزائی کے ساتھ صنعتی مسابقت کی اعانت سے توانائی کی مجموعی لاگت بتدریج کم کرنے میں مدد ملے گی۔

شکل 2.10: بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو میں دیگر عوامل کی معاونت

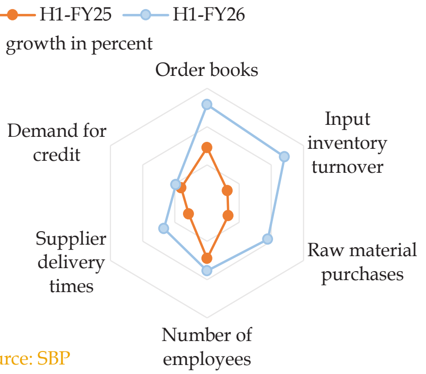

Source: SBP

بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم)

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں 4.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا تھا **(جدول 2.8)**۔ یہ نمو وسیع البنیاد بھی تھی۔ مزید برآں، پیداوار میں اضافہ ظاہر کرنے والے صنعتی گروپس کی تعداد (22 میں سے 14) مالی سال 22ء کی بلند نمو کی مدت کے قریب پہنچ گئی، جس سے صنعتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے **(شکل 2.9)**۔

جدول 2.7: صنعت کی نمو

نمو فیصد میں: حصہ فیصدی درجے میں

	مالی سال 25ء						مالی سال 26ء			حصہ	
	س1	س2	ش1*	س3	س4	ش2*	س1	س2	ش1*	ش1 م س25ء	ش1 م س26ء
صنعت	**0.2**	**0.8**	**0.5**	**0.3**	**20.3**	**10.0**	**8.9**	7.4	8.1	**0.5**	**8.1**
کان کنی اور کوہ کنی	-5.8	-3.2	-4.5	-3.4	-2.2	-2.8	-5.5	-2.5	-4.0	-0.4	-0.3
مینوفیکچرنگ	1.8	0.5	1.1	1.0	4.8	2.8	5.7	6.8	6.2	0.7	4.2
بڑا پیمانہ	-0.9	-2.6	-1.8	-2.0	3.0	0.3	3.9	5.7	4.8	-0.8	2.2
چھوٹا پیمانہ	8.6	8.6	8.6	8.9	9.5	9.2	10.2	10.0	10.1	1.1	1.4
ذبیحہ	6.2	6.2	6.2	6.4	6.9	6.7	7.5	7.4	7.4	0.5	0.6
بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	-0.1	3.2	1.4	-11.3	125.0	56.9	24.5	15.1	20.3	0.2	2.4
تعمیرات	-3.3	3.0	0.0	10.7	17.6	14.0	19.2	10.5	14.6	0.0	1.9

* پہلی ششماہی خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی؛ دوسری ششماہی خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 2.8: بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ-پہلی ششماہی

نمو فیصد میں؛ حصہ فیصدی درجے میں

شعبہ	وزن	نمو			حصہ		
		م س24ء	م س25ء	م س26ء	م س24ء	م س25ء	م س26ء
بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ	78.4	**-1.0**	**-1.8**	**4.8**	**-1.0**	**-1.8**	**4.8**
جس میں							
غذا	10.7	4.9	-0.3	0.6	0.7	-0.1	0.1
مشروبات	3.8	0.1	0.2	5.1	0.0	0.0	0.2
تمباکو	2.1	-36.7	19.2	8.7	-0.7	0.2	0.1
ٹیکسٹائل	18.2	-11.0	2.1	1.5	-2.1	0.4	0.3
ملبوسات	6.1	-0.8	9.5	7.5	-0.1	1.4	1.2
چمڑے کی مصنوعات	1.2	3.4	0.7	-0.7	0.0	0.0	0.0
لکڑی کی مصنوعات	0.2	9.2	-2.0	-0.9	0.0	0.0	0.0
کاغذ اور بورڈ	1.6	-5.0	2.3	-3.1	-0.1	0.1	-0.1
کوک اور پیٹرولیم	6.7	8.4	-0.1	13.5	0.5	0.0	1.0
کیمیکلز	6.5	4.2	-2.0	-1.9	0.3	-0.2	-0.2
دواسازی	5.2	31.9	1.8	-5.3	1.4	0.1	-0.3
ربڑ	0.2	0.6	-1.2	10.1	0.0	0.0	0.0
غیر دھاتی معدنیات	5.0	1.8	-13.3	10.5	0.1	-0.9	0.7
لوہا اور فولاد	3.4	-1.4	-12.0	-4.5	-0.1	-0.6	-0.2
ڈھلی ہوئی دھات	0.4	-2.2	-21.8	8.8	0.0	-0.1	0.0
کمپیوٹر، الیکٹرونکس، بصری	0.0	-21.1	0.8	1.7	0.0	0.0	0.0
برقی آلات	2.0	-10.9	-19.0	8.7	-0.4	-0.6	0.2
مشینری اور آلات	0.4	70.7	-27.9	-18.7	0.2	-0.1	-0.1
گاڑیاں	3.1	-52.9	49.7	67.3	-1.7	0.8	1.6
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	0.7	-14.5	31.9	41.4	-0.1	0.1	0.2
فرنیچر	0.5	31.1	-61.1	-5.7	0.9	-2.3	-0.1
دیگر مینوفیکچرنگ	0.3	-3.4	-10.7	19.9	0.0	0.0	0.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پوری ششماہی کے دوران ایل ایس ایم کی پیداوار میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا۔ ایل ایس ایم کی بحالی مالی حالات میں بہتری، ثانوی اشیا اور خام مال پر ٹیرف میں کمی، مستحکم شرحِ مبادلہ، اور کاروباری اور صارفی اعتماد میں بہتری سے ظاہر ہوتی ہے (**شکل 2.10**)۔

پیداوار میں اضافہ کرنے والے بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کے اہم گروپس میں گاڑیاں اور منسلک صنعتیں (ربڑ، ٹائر اور ٹرانسپورٹ آلات)، ٹیکسٹائل اور ملبوسات، کوک اور پیٹرولیم، غیر دھاتی معدنیات، غذا اور مشروبات اور برقی آلات شامل ہیں، جبکہ دواسازی، کیمیکلز اور لوہے اور فولاد

شکل 2.11: شعبہ جاتی کارکردگی (پہلی ششماہی مالی سال 26ء)

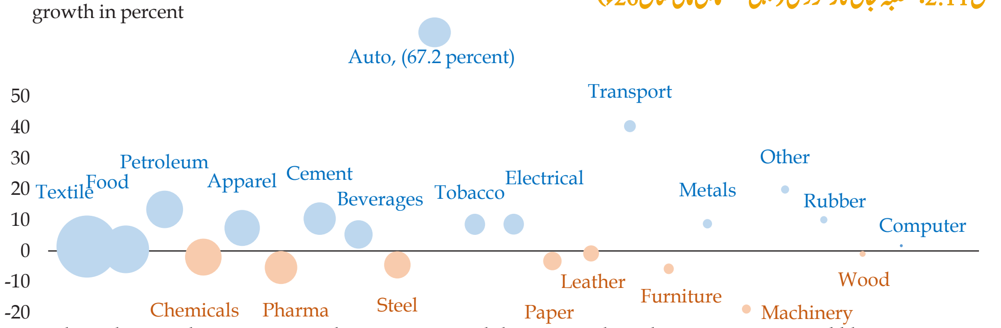

Note: Blue colour implies sectors recording expansion, while orange colour shows contraction. Bubble size represents sector's weight in LSM
Source: PBS

کی پیداوار کم رہی (**شکل 2.11**)۔ زیادہ اہم یہ ہے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے بعد 1.5 فیصدی درجے حصے کے ساتھ برآمدی نوعیت کی صنعتیں ایل ایس ایم کی نمو میں حصے کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر رہیں (**شکل 2.12**)۔[22]

شکل 2.12: بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی نمو میں حصہ

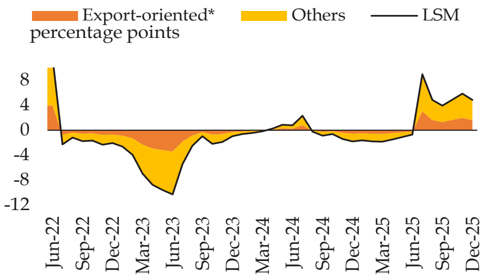

* These include textile, wearing apparel, furniture, football and leather products with a combined weight of approximately 26 percent in LSM.
Source: PBS

گاڑیاں

گاڑیوں کی پیداوار وسیع البنیاد تھی، اور ٹریکٹروں کے سوا گاڑیوں کے تمام زمروں میں نمو ہوئی۔ گاڑیوں کی پیداوار میں اضافے کو مضبوط ملکی طلب اور قرض لینے کی لاگت میں کمی، قدرے مستحکم قیمتوں، تشہیری رعایتوں اور نئی اقسام، خصوصاً ایس یو وی کے جز میں متعارف کروانے سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔[23]

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نئی متعارف کروائی گئی بیشتر گاڑیاں صارفین کی بدلتی ہوئی ترجیحات سے ہم آہنگ ہیں، اور ایندھن بچانے والی اور ماحول دوست گاڑیاں ہیں۔ لہٰذا، برقی گاڑیوں کی مقامی اسمبلنگ میں بھی اضافہ ہو رہا ہے (**جدول 2.9**)۔ اس ضمن میں، حکومت نے نیو انرجی وہیکل (این ای وی) پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء متعارف کرائی، جو اس نئی صنعت کو ترقی دینے کی سمت ایک خوش آئند قدم ہے۔ تاہم ضرورت اس امر کی ہے

[22] برآمدی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، ملبوسات، فرنیچر، فٹ بال اور چمڑے کی مصنوعات شامل ہیں، جن کا وزن تقریباً 26 فیصد بنتا ہے۔

[23] گاڑیوں کے بیشتر اسمبلرز ڈسکاؤنٹس، بعد از فروخت سروس کی توسیع شدہ مدت کے ساتھ صفر مارک اپ پر مبنی قسطوں کے منصوبے پیش کر رہے ہیں، تاکہ شدید مسابقت کے حالات میں مارکیٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ حاصل کر سکیں۔

شکل 2.13: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی

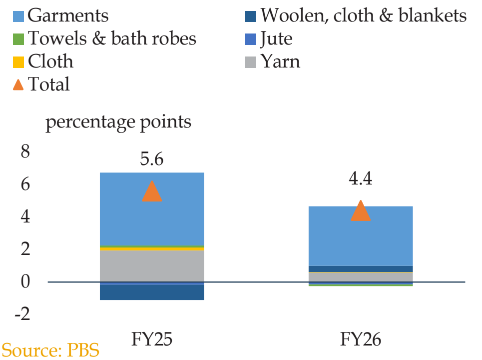

Source: PBS

کہ ملک میں برقی گاڑیوں کو فروغ دینے کے لیے اس کے راستے میں حائل مختلف خطرات اور مسائل کو حل کیا جائے (**باکس 2.3**)۔

مذکورہ پیش رفتوں سے گاڑیوں سے منسلک ربڑ اور ٹائر جیسی صنعتوں کی پیداوار بڑھانے میں بھی مدد ملی ہے۔ تاہم، ٹریکٹروں کی فروخت اور پیداوار میں کمی کو فصلوں کی کمزور کارکردگی اور افغانستان کو برآمدات میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جو اس کی اہم برآمدی منزل رہی ہے۔[24] اس سے قطع نظر، مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی فروخت بڑھی ہے، جو پنجاب گرین ٹریکٹر اسکیم کے دوسرے مرحلے کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔[25]

شکل 2.14: غذا اور مشروبات کی پیداوار کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی

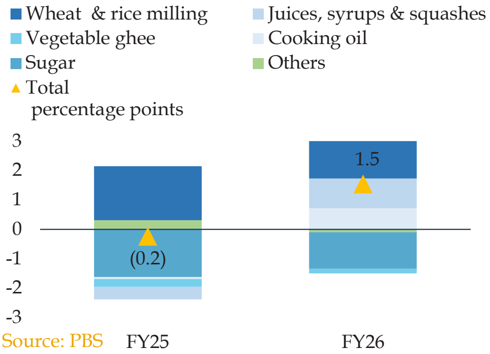

Source: PBS

ٹیکسٹائل اور ملبوسات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی پیداوار میں گذشتہ برس کی نسبت کچھ سست رفتاری سے اضافہ ہوا۔ اس سے قطع نظر نمو گذشتہ برس کے مقابلے میں وسیع البنیاد رہی، جبکہ اس میں بڑا حصہ گارمنٹس اور دھاگے پر مشتمل تھا (**شکل 2.13**)۔ یہ رجحان برآمدی حجم کی نمو میں اعتدال، خصوصاً تیار ملبوسات سے ہم آہنگ ہے۔

غذا اور مشروبات

غذا اور مشروبات کی پیداوار میں اضافہ گندم اور گندم کی پسائی کی بلند سطح اور خوردنی تیل اور میٹھے مشروبات کی پیداوار بڑھنے کی بدولت ہوا (**شکل 2.14**)۔ پسائی کی سرگرمی میں توسیع کا اہم سبب نجی شعبے کے گندم کے

[24] اسٹیٹ بینک ڈیٹا کے مطابق مالی سال 25ء کے دوران ٹریکٹروں کی مجموعی برآمدات میں افغانستان کا حصہ 40 فیصد تھا۔

[25] وزیر اعلیٰ پنجاب نے جولائی 2025ء میں گرین ٹریکٹر پروگرام کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا۔ اسکیم کے تحت تقریباً 734,000 کاشت کاروں نے درخواست دی؛ 282,000 کسانوں کو قرعہ اندازی کے لیے اہل قرار دیا گیا، جبکہ پنجاب میں ہائی پاور ٹریکٹرز کی قرعہ اندازی میں 9,500 کسان کامیاب قرار پائے۔ https://agripunjab.gov.pk/green-tractor-scheme

ذخائر میں 60 فیصد اضافہ تھا، جس کی حوصلہ افزائی مالی سال 26ء کے آغاز میں قیمتیں گرنے سے ہوئی۔[26,27]

شکل 2.15: پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار کی نمو میں حصہ: پہلی ششماہی

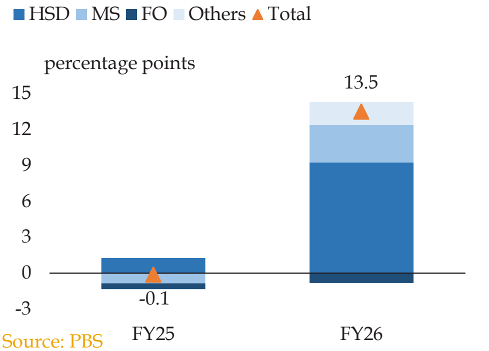

Source: PBS

خوردنی تیل کی پیداوار میں معمولی اضافے کو گھی کے مقابلے میں تیل کی صحت مند اقسام کی طلب میں مستحکم اضافے سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ سرفہرست برانڈز صحت کے لیے زیادہ غذائیت والے اجزا سے بھرپور مصنوعات کی فراہمی میں اضافہ کر رہے ہیں۔[28] مختلف اقسام کے ذائقوں والے مشروبات کی مصنوعات میں بہتری کے ساتھ ایک بڑی کمپنی کی جانب سے مختلف ذائقوں والی مشروبات کی پیداوار شروع کرنے کا نتیجہ جوس، شربت اور اسکواش کی بلند پیداوار کی صورت میں نکلا۔[29]

شکل 2.16: سیمنٹ کی ترسیلات

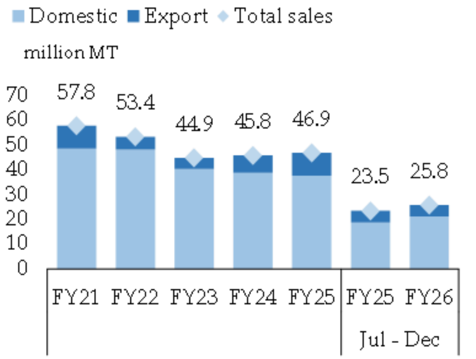

Source: APCMA

پیٹرولیم مصنوعات

معاشی سرگرمی کی بحالی کے ساتھ پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار بڑھ گئی (**شکل 2.15**)۔ اس کی عکاسی پیٹرولیم مصنوعات کی بلند ملکی فروخت سے بھی ہوتی ہے، علاوہ فرنس آئل کے جسے برآمد کیا جارہا ہے۔[30]

---

[26] وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کے مرتب کردہ۔

[27] کم از کم امدادی قیمت کی عدم موجودگی میں گندم کی قیمت سندھ اور پنجاب میں گذشتہ سیزن کے 2900 روپے تا 3900 روپے فی چالیس کلوگرام سے کم ہو کر 2200 تا 2390 روپے پر آگئی، جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں یہ 2450 روپے رہی۔

[28] پاکستان میں پکانے اور خوردنی تیل کی مارکیٹ 2025ء تا 2030ء۔ اس لنک پر دستیاب ہے: https://strategyh.com/report/cooking-and-edible-oils-market-in-pakistan/

[29] 2025 ءکے وسط میں پاکستان کی ایک معروف مشروبات کمپنی نے ذائقے دار کاربونیٹڈ مشروبات کی بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک چمکدار پھلوں پر مبنی مشروب متعارف کرایا۔ جہاں تک مقامی پیداوار کا تعلق ہے تو ایک اور کمپنی نے فروری 2025ء سے پاکستان میں مقامی فلیورنگ کی پیداوار شروع کر دی ہے، جس کا مقصد سپلائی چین میں خود کفالت کو فروغ دینا ہے۔

[30] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں فرنس آئل کی فروخت میں 50 فیصد سے زائد کمی واقع ہوئی، کیونکہ حال ہی میں عائد کردہ لیوی نے اسے صارفین کے لیے ناقابلِ استطاعت بنا دیا، اور اس کی برآمد بھی چیلنجنگ ثابت ہوئی۔ کمزور ملکی طلب کے باعث ذخائر میں اضافے نے ریفائنریوں کو مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں فرنس آئل بڑی مقدار میں برآمد کرنے پر مجبور کر دیا۔

جدول 2.9: گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت

فروخت اور پیداوار تعداد میں؛ نمو فیصد میں

	پیداوار		فروخت		نمو	
	شش 1 م س 25ء	شش 1 م س 26ء	شش 1 م س 25ء	شش 1 م س 26ء	پیداوار	فروخت
کاریں	47,880	74,782	46,398	65,771	56.2	41.8
1300 سی سی اور زائد	21,172	36,716	20,491	35,404	73.4	72.8
1000 سی سی	2,437	2,205	2,289	2,521	-9.5	10.1
1000 سی سی سے کم	24,271	35,861	23,618	27,846	47.8	17.9
برقی کاریں	110	137	104	139	24.5	33.7
جیپ اور پک اپ	15,623	21,386	14,174	22,412	36.9	58.1
ٹرک اور بسیں	2,036	3,856	1,798	3,532	89.4	96.4
ٹریکٹر	16,621	13,366	17,397	12,929	-19.6	-25.7
دو اور تین پہیوں والی	698,446	928,521	696,455	921,566	32.9	32.3

ماخذ: پی اے ایم اے

سیمنٹ اور فولاد

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 11.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اسے ملک میں تعمیراتی سرگرمی کی بحالی کے باعث بلند ملکی فروخت (**شکل 2.16**)، اور مالی لاگت اور کوئلے کی عالمی قیمتوں میں کمی کے سبب مارجن میں بہتری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[31] تاہم، مغربی سرحد کی بندش کے باعث مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی برآمدات 3.8 فیصد کم رہی۔

دوسری جانب، لوہے اور فولاد کی پیداوار میں مسلسل چوتھے برس کمی واقع ہوئی۔ تعمیرات کی مضبوط سرگرمیوں کے باوجود فولاد کی ملکی پیداوار کچ دھات اور اسکریپ جیسے اہم خام مال کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کے باعث محدود رہی۔[32] درآمدی خام مال پر صنعت کے انحصار کے باعث بلند عالمی قیمتوں نے پیداواری لاگت میں خاصا اضافہ کر دیا۔ استعداد کے معاملات اور توانائی سے متعلق دشواریوں نے ملکی پیداوار پر دباؤ بڑھا دیا۔ اس لیے، ملکی طلب کو درآمدت سے پورا کیا جارہا ہے جو مسابقتی نرخوں پر دستیاب ہے۔ اس رجحان سے قومی ٹیرف پالیسی 2025 تا 2030ء کو قابل عمل بنانے کو مزید تقویت ملی ہے۔[33]

برقی آلات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں برقی آلات کی پیداوار میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 19.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس توسیع کا سبب پائیدار اشیا کے شعبے ہیں، کیونکہ ریفریجریٹروں، ڈیپ فریزروں اور

[31] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں آسٹریلیا کے کوئلے کی قیمتوں میں 21.6 فیصد کمی ہوئی۔ ماخذ: عالمی بینک۔

[32] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خام لوہے کی قیمت میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: عالمی بینک۔

[33] https://www.commerce.gov.pk/wp-content/uploads/2025/07/National-Tariff-Policy-2025-30.pdf

جدول2.10: خدمات کی نمو

نمو فیصد ہیں؛ حصہ فیصدی درجے میں

	مالی سال25ء						مالی سال26ء			حصہ	
	سہ1	سہ2	شش1*	سہ3	سہ4	شش2*	سہ1	سہ2	شش1*	شش1م س25ء	شش1م س26ء
خدمات	**2.4**	**2.8**	**2.6**	**3.1**	**3.8**	**3.5**	**2.4**	3.7	3.1	**2.6**	**3.1**
تھوک اور خردہ تجارت	0.5	-1.0	-0.3	-0.3	2.5	1.1	3.1	4.5	3.8	-0.1	1.2
ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری	2.3	2.7	2.5	1.9	4.0	3.0	2.6	2.8	2.7	0.5	0.5
رہائش اور غذائی خدمات	3.9	4.0	4.0	4.1	4.3	4.2	4.6	4.5	4.6	0.1	0.1
اطلاعات اور مواصلات	6.3	10.4	8.4	10.2	1.6	5.7	-29.7	-6.0	-17.6	0.4	-0.9
مالیات اور بیمہ کی سرگرمیاں	-3.7	11.1	3.4	9.6	8.7	9.1	10.2	4.5	7.3	0.1	0.2
ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں (اوڈی)	3.6	3.7	3.6	3.8	4.0	3.9	4.3	4.2	4.2	0.4	0.4
نظم عامہ اور سوشل سیکورٹی	3.3	7.8	5.5	12.2	11.7	11.9	10.6	8.7	9.7	0.4	0.7
تعلیم	3.7	3.5	3.6	3.2	2.9	3.0	5.9	4.9	5.4	0.2	0.3
انسانی صحت اور سماجی کام	3.8	4.2	4.0	3.2	2.3	2.8	7.2	5.7	6.4	0.1	0.2
دیگر نجی خدمات	3.8	3.7	3.8	3.5	3.1	3.3	2.9	2.8	2.8	0.6	0.4

* پہلی ششماہی خام قدر اضافی = پہلی سہ ماہی خام قدر اضافی + دوسری سہ ماہی خام قدر اضافی؛ دوسری ششماہی خام قدر اضافی = تیسری سہ ماہی خام قدر اضافی + چوتھی سہ ماہی خام قدر اضافی۔

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

شکل2.17: پنجاب کے صنعتی روزگار میں نمو: پہلی ششماہی

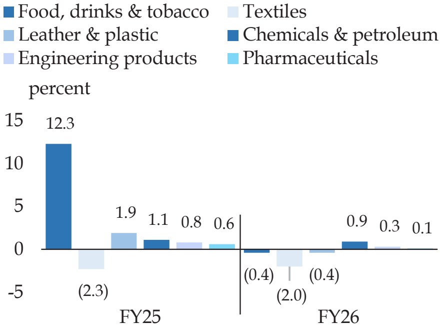

Source: BOS, Punjab

برقی پنکھوں کی پیداوار میں بحالی دیکھی گئی۔ اس کی عکاسی پائیدار برقی سامان کے لیے صارفی قرضوں میں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔[34]

کاغذ اور بورڈ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کاغذ اور گتّے کی پیداوار میں 3.3 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ برس اس میں 2.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تہہ دار گتّے پر بلند اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے نفاذ کے بعد ملکی فرموں کو چینی مصنوعات

[34] پائیدار اشیا کی خریداری کے لیے صارفی قرضوں میں مالی سال26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.2 فیصد اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں واجب الادا اسٹاک جون 2025ء کے اختتام کے 8.6ارب روپے سے بڑھ کر دسمبر 2025ء کے اختتام تک تقریباً 9.0ارب روپے تک پہنچ گیا۔

کی درآمدات کے مقابلے میں شدید مسابقت کا سامنا کرنا پڑا۔ مذکورہ حالات کے نتیجے میں کم ہوتے مارجن سے ملکی پیداوار کی حوصلہ شکنی ہوئی۔[35]

کیمیکلز

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کیمیکلز کی پیداوار میں کمی کا رجحان برقرار رہا اور اس کی نمو میں 1.9 فیصد کمی درج کی گئی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (i) برآمدات میں کمی کے حالات میں فرنیچر کی کمزور پیداوار نے پالش اور وارنش جیسے دیگر کیمیکلز کا استعمال کم ہو گیا؛ (ii) مسلسل زیادہ عالمی رسد پی وی سی اور ایتھلین کی قیمتوں میں کمی کا باعث بنی، جس سے مارجن سکڑ گئے اور پیداوار کی ترغیبات[36] میں کمی آ گئی؛ (iii) اور طلب کا معتدل ہونا، کیونکہ فرمیں گردشی معیشت کے پہلوؤں کو شامل کرنے کی زیادہ کوشش کر رہی تھیں۔

دواسازی

دواسازی کی پیداوار میں 5.3 فیصد سکڑاؤ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 فیصد توسیع ہوئی تھی۔ اس کی عکاسی بڑی حد تک برآمدات، خصوصاً افغانستان کے لیے، میں کمی سے ہوتی ہے۔[37] مزید برآں، گذشتہ برس ڈی ریگولیشن نے قیمتوں میں کچھ لچکداری فراہم کر کے مارجن کی اعانت کی تھی، تاہم مسابقت میں اضافے نے اس کا اثر کسی حد تک زائل کر دیا، جس سے بڑی فرموں کے مارجن میں کمی آ گئی۔[38]

مختصر یہ کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم کے بیشتر گروپوں کی پیداوار میں بحالی ہوئی ہے۔ تاہم اس بحالی کی پائیداری اور وسعت کا دارومدار کاروباری ماحول پر ہو گا۔ اس ضمن میں، عالمی بینک کے بزنس ریڈی (بی۔ ریڈی) فریم ورک برائے 2025ء کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کی کارکردگی کا تجزیہ **باکس 2.4** میں پیش کیا گیا ہے۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرسٹ جنریشن اصلاحات (نظم و نسق میں بہتری، کاروبار کی ڈی ریگولیشن، اور تجارت کی آزاد کاری) سے پیداوار میں ممکنہ طور پر 4 تا 8 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح قرضوں تک رسائی اور افرادی قوت سے متعلق اصلاحات پیداوار میں مزید 3 فیصد اضافے کا باعث بن سکتی ہیں۔

2.4 خدمات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کی نمو میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، جیسے تھوک اور خردہ تجارت، ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، عمومی حکومتی خدمات، رئیل اسٹیٹ سرگرمیوں، اور دیگر نجی خدمات سے تقویت ملی۔ اطلاعات اور مواصلات کی خدمات میں تیزی سے کمی درج کی گئی (**جدول 2.10**)۔

---

[35] نیشنل ٹیرف کمیشن نے 2017ء میں تہہ دار کاغذی بورڈ پر پانچ سال کے لیے 29 فیصد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد کی تھی، جسے 2022ء میں مزید پانچ سال کے لیے توسیع دے دی گئی۔ مارکیٹ تجزیہ کاروں کے مطابق درآمدات نے مقامی قیمتوں کو کمزور کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں ملکی پیداکاروں کے منافع کے مارجن میں کمی واقع ہوئی ہے۔

[36] پیٹروکیمیکل اور پولیمر: تیسری سہ ماہی کی کارکردگی - تیسری سہ ماہی 2025ء جو اس لنک پر دستیاب ہے:
https://www.nexanteca.com/blog/petrochemicals-and-polymers-quarter-three-performance-q3-2025

[37] پاکستان دفتر شماریات کے مطابق مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ادویات کی مصنوعات کے برآمدی حجم میں 31 فیصد کمی ہوئی۔

[38] کیلنڈر سال 2025ء میں سرفہرست 10 فرموں کے تازہ ترین مالی حسابات کے مطابق۔

تھوک اور خردہ تجارت میں صنعتی پیداوار اور بلند درآمدی حجم کی بدولت بحالی ہوئی۔[39] یہ صورت حال تھوک اور خردہ تجارت کے لیے نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔[40] اسی طرح، بہتر معاشی سرگرمی سے ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کی نمو میں مدد ملی۔ یہ عوامل بھی انہی حالات کے عکاس ہیں: (i) گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت میں خاصا اضافہ؛ (ii) ٹرانسپورٹ کے شعبے خصوصاً روڈ ٹرانسپورٹ میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت کی بلند سطح؛[41] (iii) ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کے شعبے کو قرضوں میں اضافہ۔

اسی طرح، قرض گیری کی لاگت میں کمی اور کچھ بڑی صنعتوں کی پیداوار میں بحالی کے بل بوتے پر مالیات اور بیمہ کے شعبوں میں مالی وساطت بڑھنے سے بلند نمو ہوئی۔ مالی وساطت (مقداری اثر) کی بلند سطح کے ساتھ شرح سود کا تفاوت، قرضوں اور ڈپازٹس پر کمائے جانے والے سود اور سودی اخراجات کے درمیان فرق، بھی بڑھ گیا۔[42] مزید برآں، گذشتہ برس پست تفریط کنندہ (deflator) اور پست اساسی سال بھی بلند نمو کا باعث بنا تھا۔

جدول 2.11: روزگار کے اظہاریے

افرادی قوت کا فیصد

اظہاریے	م س19ء	م س21ء	م س25ء
بیروزگاری کی شرح			
پاکستان	6.9	6.3	7.1
مرد	5.9	5.5	6.0
خواتین	10.0	8.9	10.5
روزگار بلحاظ شعبہ			
زراعت	39.2	37.4	33.1
صنعت	24.0	25.4	25.7
خدمات	36.8	37.2	41.2

ماخذ: افرادی قوت کے سروے۔ پاکستان دفتر شماریات

اسی طرح، عمومی حکومتی خدمات میں نظم عامہ اور سوشل سیکورٹی، صحت اور تعلیم کے ساتھ سول حکومت چلانے کے حکومتی اخراجات بڑھنے کی وجہ سے اضافہ ہوا۔ جہاں تک رئیل اسٹیٹ سرگرمیوں اور دیگر نجی خدمات کا تعلق ہے تو تعمیراتی سرگرمیوں اور قرضوں کے استعمال میں اضافے کے ساتھ پست تفریط کنندہ سے ان خدمات میں اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔[43، 44]

[39] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات بڑھ کر 31.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 27.9 ارب ڈالر تھیں۔

[40] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تھوک اور خردہ تجارت کے قرضے بڑھ کر 155.7 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 91.7 ارب روپے کی سطح پر تھے۔

[41] روڈ ٹرانسپورٹ کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 7.0 ٹریلین ٹن سے بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 7.3 ٹریلین ٹن تک پہنچ گئی۔

[42] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مالی شعبے، بشمول بینکوں، ڈی ایف آئیز اور مائکروفنانس بینکوں کے کمائے گئے سود اور سودی اخراجات کے درمیان فرق بڑھ کر 4.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 3.5 ٹریلین روپے تھا۔ نیز، مالی شعبے کی غیر سودی آمدنی مالی سال 25ء کے 978.3 ارب روپے سے بڑھ کر 1.0 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، جو مالی وساطت میں اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔

[43] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں رئیل اسٹیٹ سرگرمیوں کے قرضوں میں 1.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 372.4 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے تھے۔

[44] دیگر نجی خدمات کے قرضے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 14.8 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 36.5 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

شکل 2.18الف: اخبارات میں ملازمتوں کے اشتہارات اور روزگار کی صورت حال کا اشاریہ

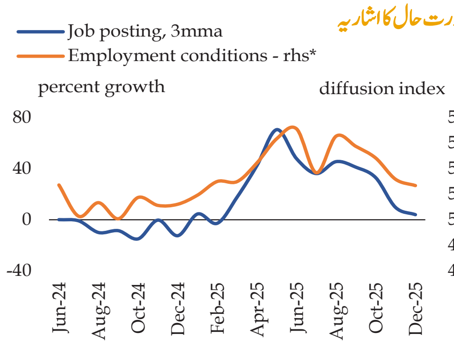

* Diffusion index as reported in SBP BCS
Source: SBP

دوسری جانب،اطلاعات اور مواصلاتی خدمات میں سکڑاؤ کو بنیادی طور پر موبائل فون[45] کمپنیوں کی آمدنی میں کمی سے منسوب کیا جا سکتا ہے، کیونکہ آئی سی ٹی بر آمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔[46] اس شعبے کا سکڑنا اطلاعات اور مواصلات، خصوصاً ٹیلی کام، میں قرضوں کے استعمال میں تیزی سے ہونے والی کمی سے ہم آہنگ ہے، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 115.1 ارب روپے سے کم ہو کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 47.7 ارب روپے پر آ گئے۔

2.5 افرادی قوت

افرادی قوت کے سروے برائے 25-2024ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 25ء میں بیروزگاری کی شرح بڑھ کر 7.1 فیصد تک پہنچ گئی، جو مالی سال 21ء میں 6.3 فیصد تھی (**جدول 2.11**)، اور یہ مالی سال 04ء کے بعد اس کی بلند ترین سطح ہے۔[47] مالی سال 21ء تا مالی سال 25ء کی مدت میں متعدد واقعات اور پالیسیوں نے روزگار کی تخلیق کو متاثر کیا، جن میں کووڈ 19 کی وبا، سیلاب اور کمزور معاشی نمو شامل ہیں۔ سروے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ روزگار کی کمی میں زراعت کے شعبے کا حصہ قابل ذکر ہے کیونکہ افرادی قوت کا کچھ حصہ خدمات کے شعبے کو منتقل ہو گیا۔ غیر مستقل ملازمتوں (gig economy) میں اضافہ ایک اہم پیش رفت ہے، اس کی پاکستان میں پہلی بار پیمائش کی گئی ہے، جس میں 2.9 فیصد روزگار کی حامل افرادی قوت کی نشاندہی اس کے اہم کام کے طور پر کی گئی ہے۔[48]

شکل 2.18ب: ملازمتوں کے آن لائن اشتہارات

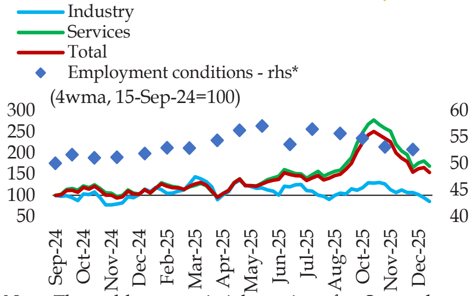

Note: The sudden surge in job posting after September 2025 was due to introduction of a new category.
* Diffusion index as reported in SBP BCS
Source: SBP

افرادی قوت کی مارکیٹ کے اظہاریوں سے ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں صنعتی روزگار میں معمولی سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ برس اس میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ کیمیکلز اور پیٹرولیم، انجینئرنگ مصنوعات، دوا

[45] محصولات میں کمی کا سبب آپریشنل لاگتوں اور حکومتی ٹیکسوں میں اضافہ تھا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

[46] کیو این اے کے تخمینوں میں آئی سی ٹی بر آمدات کو شامل نہیں کیا گیا، جس کی نمو مالی سال 26ء میں مضبوط رہی تھی۔ تاہم سالانہ تخمینوں میں یہ 30 فیصد وزن کے ساتھ شامل ہے۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

[47] مالی سال 04ء میں ایل ایس ایف کے مطابق بیروزگاری کی شرح 7.7 فیصد تھی۔

[48] ڈجیٹل پلیٹ فارم ورکرز / ملازمتیں، جنہیں عموماً "گگ ورکرز" کہا جاتا ہے، یہ اُن افراد کو کہتے ہیں جو آن لائن پلیٹ فارموں، موبائل ایپس یا ویب سائٹس کے ذریعے قلیل مدتی، لچکدار اور اکثر فری لانس نوعیت کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز کارکنوں کو اُن صارفین سے جوڑتے ہیں جنہیں مخصوص طرح کے کام یا خدمات درکار ہوتی ہیں۔ ماخذ: ایل ایس ایف 25-2024ء۔

سازی جیسے شعبوں کے روزگار میں معمولی اضافہ ہوا، جو دواسازی کے علاوہ ان شعبوں کی پیداوار میں اضافے سے ہم آہنگ ہے (**شکل 2.17**)۔

شکل 2.19: خدمات کے شعبے کی اجرتوں میں اوسط نمو

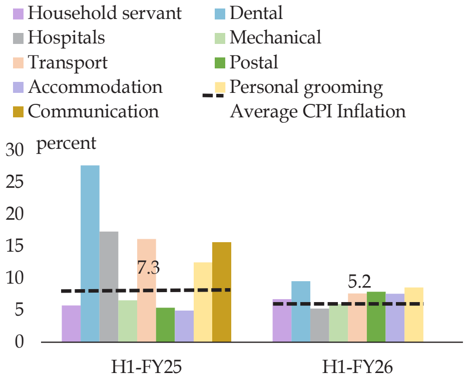

Source: SBP Staff Calculations

ماضی قریب میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی پیداوار اور روزگار کی رفتار ایک ساتھ بڑھتی رہی ہے، جس سے صنعتی سرگرمی اور بھرتی کے درمیان معمول کے ربط کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ ربط کسی حد تک کمزور ہوا۔ اس کا سبب ایل ایس ایم کی نمو کے اجزاءے ترکیبی میں کچھ تبدیلی ہو سکتی ہے، جس کا اہم محرک گاڑیوں، کیمیکلز، دواسازی، مشروبات اور معدنیات جیسے جاذبِ سرمایہ شعبے تھے۔[49]

اسی طرح، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اخبارات اور آن لائن درج ملازمتیں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں روزگار کے مواقع میں اضافے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ایس بی پی اور آئی بی اے کے کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) سے بھی ملک میں روزگار کے احساسات میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 2.18 الف** اور **2.18 ب**)۔

اجرتوں میں نمو

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کے شعبے میں اجرتوں کی نمو کم اوسط مہنگائی کے حالات میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سست رہی (**شکل 2.19**)۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی طرح بیشتر اضافہ دانتوں، ذاتی آرائش کے سامان اور ٹرانسپورٹ خدمات میں دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گھریلو ملازمین کی اجرتوں اور کرایوں میں اضافہ ہوگیا۔

[49] جاذبِ سرمایہ شعبوں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ایل ایس ایم کی مجموعی 4.8 فیصد نمو میں 3.2 فیصدی درجے کا حصہ ڈالا۔ دوسری جانب، افرادی قوت جذب کرنے والے شعبوں نے جن کا وزن تقریباً برابر ہے، سرمایہ پر مبنی شعبوں کے مقابلے میں تقریباً نصف (1.6 فیصدی درجے) حصہ ڈالا۔ سرمایہ اور محنت پر مبنی شعبوں کی درجہ بندی یو این سی ٹی اے ڈی کی ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ 1996ء استعمال کرتے ہوئے کی گئی ہے۔

باکس 2.1: پاکستان میں گھرانوں کی آمدنی اور خرچ کے محرکات—گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس)[50] برائے مالی سال 25ء کے اہم نکات

گھرانوں کے مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) برائے مالی سال 25ء کے مطابق گذشتہ 6 برسوں کے دوران آمدنی کی سطح میں نامیہ لحاظ سے اضافہ ہوا ہے، جبکہ ملکی آبادی کی ساخت بھی کچھ بہتر ہوئی ہے۔ تاہم، مختلف آمدنی والے گروپوں اور صوبوں کے درمیان سماجی ومعاشی فرق بڑھا ہے۔

آبادی کے رجحانات ظاہر کرتے ہیں کہ اوسط گھرانے کے حجم میں معتدل کمی آئی ہے، جبکہ روزگار کا آمیزہ ادائیگی والی ملازمتوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ ملازمین کا حصہ بڑھا ہے جبکہ خاندانی معاون کارکنوں کا حصہ کم ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روزگار کا ڈھانچہ نسبتاً زیادہ اجرتی / تنخواہ دار کام کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ شہری اور دیہی آمدنیوں کے درمیان فرق مالی سال 19ء کے مقابلے میں مالی سال 25ء میں مزید بڑھ گیا ہے (**جدول 2.1.1**)۔

خرچ کے رجحانات گھریلو فلاح میں کمی کو ظاہر کرتے ہیں، خاص طور پر کم آمدنی والے طبقوں میں۔ اس کی عکاسی ہاؤسنگ اور یوٹیلٹیز کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہوتی ہے، جس نے گھرانوں کو تعلیم پر اخراجات کم کرنے کی ترغیب دی، جو انسانی سرمائے کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اگرچہ خوراک پر اخراجات کا حصہ کچھ کم ہوا، لیکن اس کے ساتھ بنیادی غذاؤں اور غذائیت والے اجزا کے استعمال میں بھی کمی آئی (**شکل 2.1.1**)۔

اس صورت حال کی ایک بڑی وجہ گھرانوں کی محدود آمدنی ہے۔ فی گھر کمانے والے افراد کی تعداد کم ہو گئی، جو گھرانوں میں آمدنی پیدا کرنے کی کمزور صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے ساتھ سروے میں افرادی قوت کے بغیر آمدنی کے بلند حصے کی نشاندہی ہوتی ہے، جس میں ترسیلات زر اور منتقلیوں کا حصہ بڑھ گیا۔ اگرچہ یہ آمدنی مشکل اوقات میں مؤثر انداز میں خرچ کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے، لیکن یہ اندرونی اور بیرونی دھچکوں کے مقابلے میں اس کی صلاحیت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

جدول 2.1.1: گھرانوں کا مربوط معاشی سروے - اظہاریے

اظہاریے	م س 19ء	م س 25ء
گھرانوں کی آبادی کی ساخت		
گھرانے کا اوسط حجم	6.24	5.98
اوسط کمانے والے افراد فی گھرانہ	1.86	1.72
آمدنی کے اظہاریے (ماہانہ، روپے)		
اوسط گھرانے کی آمدنی	41,545	82,179
شہری گھرانے کی آمدنی	53,010	96,767
دیہی گھرانے کی آمدنی	34,520	72,157
آمدنی بلحاظ طبقہ (ماہانہ، روپے)		
نچلی سطح کے 20 فیصد	23,192	41,851
سرفہرست 20 فیصد	63,544	139,317
صرف کے اظہاریے (ماہانہ، روپے)		
اوسط گھرانے کا خرچ	37,159	79,150
فی کس خرچ	5,959	13,240
گھرانوں کی آمدنی کے ذرائع (فیصد حصہ)		
اجرتیں اور تنخواہیں	41.7	42.0
فصل کی پیداوار	8.2	6.9
بیرونی ترسیلات زر	5.0	7.8
گھرانے کے خرچ کا رجحان (فیصد حصہ)		
غذا اور مشروبات	37.1	36.7
مکانات، یوٹیلیٹی سہولتیں اور ایندھن	23.8	25.7
صحت	3.2	3.3
تعلیم	4.0	2.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مزید برآں، آمدنی اور اخراجات میں اضافہ اعلیٰ طبقے میں زیادہ نمایاں رہا، اور نچلے طبقے کے (80 فیصد) کے مقابلے میں اعلیٰ طبقے کے مطلق فوائد (119 فیصد) کہیں زیادہ بڑھ گئے (**شکل 2.1.2**)۔ اس کے نتیجے میں امیر اور غریب کے درمیان فرق مزید بڑھ گیا۔ شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا، جہاں شہری گھرانوں کی اوسط آمدنی اور خرچ دیہی گھرانوں کے مقابلے میں زیادہ رہی، دیہی آمدنیوں میں زیادہ اضافے کے باوجود۔ یہ فرق صرف آمدنی اور خرچ تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس کی عکاسی کئی سماجی اظہاریوں سے ہوتی ہے، جس

[50] ایچ آئی ای ایس ایک نمائندہ قومی سروے ہے، جو پاکستان میں گھرانوں کی آمدنی، خرچ اور معیار زندگی کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔

شکل2.1.1: غذا کا فی کس ماہانہ استعمال

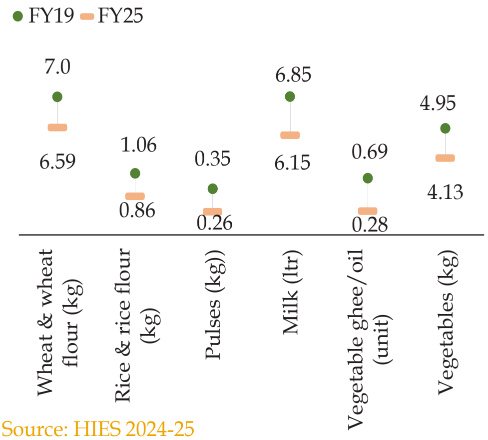

Source: HIES 2024-25

شکل2.1.2: آمدنی اور اخراجات میں نمو کوئنٹائل اور علاقے کے لحاظ سے

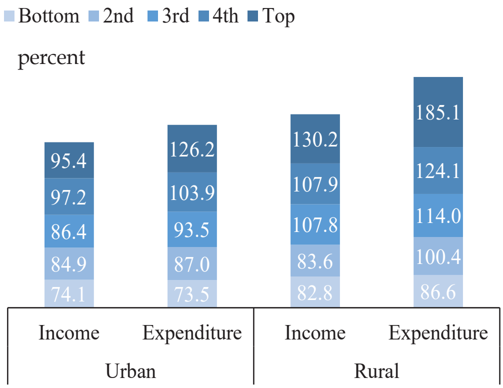

Source: HIES 2024-25

سے مختلف علاقوں میں مواقع اور بنیادی خدمات تک ناہموار رسائی کا پتہ چلتا ہے۔ صوبوں کے درمیان فرق بھی نمایاں رہا، خاص طور پر تعلیم اور اسکول سے باہر بچوں کے اظہاریوں کے حوالے سے (شکل2.1.3)۔

یہ باکس تحریر کرنے میں روی کمار اور سعد علی کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ:

پاکستان دفتر شماریات (2025ء): گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے برائے 25-2024ء، وزارت منصوبہ بندی ترقی اور خصوصی اقدامات، اسلام آباد۔

شکل2.1.3: شرحِ خواندگی اور اسکول سے باہر بچے بلحاظ صوبہ

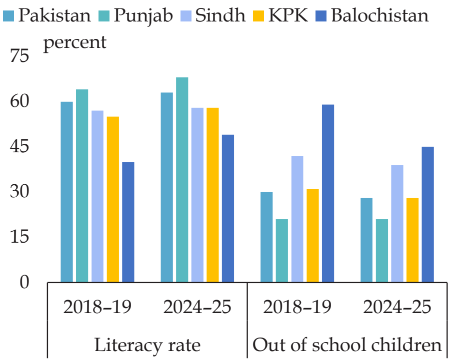

Source: HIES 2024-25

باکس 2.2: شہروں کو سرسبز اور خوراک کو محفوظ بنانا — پاکستان کی شہری منصوبہ بندی سے شہری زراعت کو ہم آہنگ کرنا

پاکستان میں تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور گرمی کے دباؤ میں اضافہ شہری منصوبہ بندی میں جدت پسند طرزِ فکر کا متقاضی ہے۔ بڑھتی ہوئی شہری ضروریات کے باعث قابلِ کاشت زمین میں کمی غذائی عدم تحفظ کے خطرے کو بڑھا رہی ہے۔ اس تناظر میں شہری زراعت ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مؤثر طریقے فراہم کرتی ہے، جو وسائل کی ری سائیکلنگ بڑھانے، مقامی اور

جدول 2.2.1: شہری کاشت کاری کی اقسام

	اختیار کرنے کا مقصد	مثالیں	پاکستان میں قابل عمل ہونا
کھمبی کی کاشت[51] اور کھمبی کے ذریعے ماحول کی صفائی[52]	صحت کے فوائد؛ طبی مقاصد؛ ماحول صاف کرنا	چین سرفہرست برآمد کنندہ۔ چین، جنوبی افریقہ، امریکہ اور جاپان وغیرہ میں آلودگی صاف کرنے کے لیے کھمبیوں کا استعمال، پاکستان، جنگلی فضلے کا دوبارہ استعمال	**انتہائی قابل عمل:** کم از کم زمین اور سرمایہ درکار ہوتا ہے، جیسے چھوٹے کمرے / تہہ خانے، کم ابتدائی انفراسٹرکچر کی لاگت، کم جاذبِ توانائی؛ ماحول پر کم اثر؛ مختصر نمو کا چکر
آرگینوپونک[53]	غذائی سلامتی اور تحفظ، پائیدار شہری ترقی، کاربن اخراج میں کمی	بڑی حد تک کیوبا سے منسلک اور وینزویلا میں اطلاق	**انتہائی قابل عمل:** بنیادی انفراسٹرکچر درکار ہے جیسے برتن، اونچے بیڈ، پانی، نکاسی اور نامیاتی خام مال؛ ابتدائی انفراسٹرکچر کی کم لاگت، کم جاذب توانائی
گلی/خوردنی منظر سازی[54]	پائیدار شہری ترقی، ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگی اور اثرات زائل کرنا، کاربن اخراج میں کمی اور مقام کی برانڈنگ	اسپین، اٹلی اور پرتگال: عوامی پارکوں اور گلیوں میں خوردنی پودے، جیسے چکوترے کے درخت۔ تائیوان: مقام کی برانڈنگ	**قابل عمل:** سورج کی دھوپ کے لحاظ سے مقام کی مناسب جانچ اور منصوبہ بندی؛ پانی کی فراہمی اور نکاسی؛ پودوں، درختوں کے ڈیزائن اور لے آوٹ کا انتخاب، کم جاذب توانائی، مناسب دیکھ بھال درکار ہے۔
کمیونٹی باغات[55]	غذائی سلامتی، پائیدار شہری ترقی، ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگی اور اثرات زائل کرنا، کاربن اخراج میں کمی، کمیونٹی کی مشغولیت	برطانیہ، آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ، برازیل، بھوٹان، برکینافاسو، انڈونیشیا، نیپال، فلپائن، جنوبی کوریا، چین؛ اسلام آباد: چھوٹے گروپوں کی کاوشیں	**قابل عمل:** محفوظ لیز والی خالی جگہ درکار ہوتی ہے؛ پانی تک رسائی؛ آلات؛ زمین کا اچھا معیار؛ روشنی اور کمیونٹی کی مشغولیت؛ ابتدائی انفراسٹرکچر کی کم لاگت؛ نسبتاً زیادہ دیکھ بھال
شہری جنگل، باغات[56]	غذائی سلامتی اور تحفظ، پائیدار شہری ترقی، ماحولیاتی تبدیلی سے ہم آہنگی اور اثرات زائل کرنا، کاربن اخراج میں کمی، تحقیق اور جمالیات	برطانیہ: مستحکم جنگلی باغات اور ان کی اثرانگیزی پر تحقیق، خصوصاً زرعی جنگل بانی اور مستقل زراعت	**قابل عمل:** لیز شدہ جگہ اور مکمل قانونی تقاضے؛ پانی کی فراہمی، ذخیرہ کرنے کی سہولت؛ اچھے معیار کی زمین؛ سورج کی روشنی اور کمیونٹی کی مشغولیت؛ انفراسٹرکچر کی کم ابتدائی لاگت؛؛ نسبتاً زیادہ دیکھ بھال

ماخذ: مختلف اسٹڈیز کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

[51] کھمبی یا مشروم کی کاشت کا مقصد خوراک یا ادویاتی استعمال کے لیے کھانے کے قابل کھمبی اُگانا ہے۔ اس میں مشروم کو کچرے، جیسے کافی کے میدان یا زرعی کچرے پر اُگایا جاتا ہے۔

[52] مائیکرو میڈی ایشن کو کم لاگت اور آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ماحول دوست سمجھا جاتا ہے۔ فنگی جیسے سفید گلی ہوئی پھپھوندی (فنگی) پر زمین اور پانی میں آلودگی کے عناصر کا اثر زائل کرنے کے حوالے سے اسٹڈی کی جا رہی ہے۔

[53] یہ نامیاتی سبسٹریٹ استعمال کرتا ہے، جسے فصلوں سے بچ جانے والے کچرے، گھرانوں کے فضلے اور جانوروں سے حاصل شدہ قدرتی کھاد، اور دیگر شدت والے بلند یافت کے حامل پیداواری نظاموں سے حاصل کیا جاتا ہے۔

[54] گلی کے منظر نامے گلی میں اور گلی کے ساتھ درختوں، پودوں اور دیگر سبزے کو کہتے ہیں، جسے شہری علاقوں میں ظاہری حالت، کام کی صلاحیت اور مجموعی معیار زندگی بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خوردنی منظر ناموں میں خوردنی پودوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

[55] زمین کا ایسا مشترکہ حصہ جس پر لوگ پودے اور سبزیاں کاشت کرتے ہیں اور اکثر اس کا انتظام مقامی برادری کے پاس ہوتا ہے۔

[56] خوردنی جنگل کے باغات میں خوردنی درخت اور پودے ہوتے ہیں، اور اس کے علاوہ بھی یہ کئی لحاظ سے مفید ہیں۔

گردشی غذائی نظاموں (ہرنینڈز اور مانو) کے استعمال کے ذریعے فضلہ کم کر کے شہری ماحول بہتر اور غذائی پیداوار کو متنوع بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ شہری زراعت نہ صرف خوراک کی فراہمی میں کردار ادا کرتی ہے بلکہ غذائی میلوں[57] میں کمی، جزوی ماحول بہتر رکھنے، شہری حدت کے آئی لینڈ ایفیکٹ اور سبز روزگار کے مواقع کے ذریعے ماحولیاتی پائیداری میں اضافہ کرتی ہے۔

متعدد ممالک نے کامیابی سے شہری زراعت کو فروغ دیا ہے۔ ملکوں کے تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کامیابی میں تین عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں: پالیسی کا تسلسل، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور کمیونٹی کی شمولیت۔ مثال کے طور پر، کیوبا نے غذائی رسد کی فراہمی کے لیے شہری زراعت کے محکمے (1994ء) قائم کیے، بغیر ملکیت کی زمین کے استعمال سے عدم مرکزیت کی اجازت دے کر افراد / انجمنوں کو بااختیار بنایا اور شہری زراعت کو قومی غذائی سلامتی کی پالیسیوں سے ہم آہنگ کیا۔ ان اقدامات کے باعث درآمدات میں کمی ہوئی، نامیاتی کاشت کاری کو فروغ ملا، اور شہری زراعت کی ایک مضبوط ثقافت کو پروان چڑھایا گیا خصوصاً آرگینوپونک۔[58] اسی طرح گھانا کو بھی مضبوط کمیونٹی ملکیت، مارکیٹ کے روابط اور شہری زراعت کو شہری زمین کے قانونی استعمال سے فائدہ پہنچا۔[59] کینیا میں ضوابطی اصلاحات اور تکنیکی تربیت کے باعث شہری زراعت ذاتی روزگار کا ایک اہم ذریعہ بن چکی ہے۔[60] اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہری زراعت اس وقت پروان چڑھتی ہے، جب اسے ادارہ جاتی تعاون حاصل ہو، نظم ونسق کے مقامی طریقوں کی اعانت میسر ہو اور شہری منصوبہ بندی کے فریم ورکس سے ہم آہنگ کیا جائے۔

پاکستان نے چند اقدامات بھی کیے ہیں، جیسے میاواکی جنگلات (شہری جنگلات)، کھمبیوں کی کاشت، چھتوں پر باغبانی، اور کمیونٹی باغات۔ پاکستان کے شہروں میں شہری زراعت کی ترقی کے خاصے امکانات موجود ہیں۔ کراچی، لاہور اور فیصل آباد جیسے گنجان آباد شہروں میں جہاں کنکریٹ کی عمارتیں درجہ حرارت میں اضافہ کرتی ہیں، وہاں پر چھتوں، گھروں کے پچھلے حصوں اور چھوٹے کنٹینروں میں کاشت کاری کو فروغ دینا موسمیاتی ہم آہنگی اور غذائی تحفظ بہتر بنانے کا ایک سستا اور مؤثر حل فراہم کر سکتا ہے۔ مزید برآں، پاکستان کو شہری کاشت کاری کی مختلف اقسام دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے کچھ کی نشاندہی **جدول 2.2.1** میں کی گئی ہے۔

شہری زراعت کو شہری مقامات سے اس طرح مربوط کیا جاسکتا ہے کہ غیر استعمال شدہ عوامی مقامات افراد یا کوآپریٹو اداروں کو کرائے پر دیے جائیں؛ باڑوں کو سبز دیواروں کے ذریعے مضبوط کیا جائے اور سڑکوں کے کناروں اور چوراہوں پر سبز دیواروں پر مبنی نمونے اگائے جائیں، نیز عوامی مقامات پر پھل دار درخت اور آلودگی صاف کرنے والے پودے لگائے جائیں۔ مزید برآں، بڑے پیمانے پر شہری زراعت فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ توسیعی خدمات[61] فراہم کی جائیں؛ شہری منصوبہ سازوں، زرعی ماہرین اور کمیونٹیز کے درمیان اشتراک بڑھایا جائے اور عوامی آگاہی مہمات میڈیا پر چلائی جائیں۔

تاہم، پاکستان میں شہری زراعت کے وسیع پیمانے پر پھیلاؤ میں کئی عوامل رکاوٹ ہیں۔ مثلاً، وسیم (2025ء) کے مطابق اگرچہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں صوبائی شہری جنگلات کی پالیسی موجود ہے، لیکن اس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ لہٰذا، ضرورت اس امر کی ہے کہ الگ الگ آزمائشی منصوبوں کے بجائے ہم آہنگ پالیسی اور مربوط انتظامات کیے جائیں۔ اگرچہ شہری زراعت کے روشن امکانات موجود ہیں، لیکن اس کی اپنی کچھ حدود بھی ہیں، جیسے شہروں کے پھیلاؤ کے باعث تجارتی سرگرمیوں کے لیے زمین کی دستیابی ایک مسئلہ ہے (ایف اے او 2011ء)۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے نئی تکنیکوں کو استعمال کیا جارہا ہے، جیسے عمودی باغات، ہائیڈروپونکس، اور ایکواپونکس۔

---

[57] غذائی میل ایسا فاصلہ ہے جس کے ذریعے کسی غذائی جز کو سفر کے ذریعے پیداکار سے صارف کو منتقل کیا جاتا ہے۔

[58] مذکورہ اقدامات کے نتیجے میں کیوبا میں رجسٹرڈ باغات اور شہری فارموں کی تعداد ایک ملین تک پہنچ گئی (ہیری سن 2019ء)۔ ہوانا میں پھلوں اور سبزیوں کے سالانہ استعمال کا 90 فیصد ان باغات اور فارموں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ (حیرت انگیز خوردنی اشیا)۔

[59] شہری کاشت کار بیشتر سبزیاں اگاتے ہیں، جیسے سلاد پتہ اور بہار والے پیاز اور انہیں شہری مارکیٹوں تک منتقل کرتے ہیں۔ (ایزنرے و دیگر، 2019ء۔)

[60] نیروبی میں استعمال ہونے والی تقریباً 60 فیصد پتے والی سبزیاں اور 70 فیصد دودھ اور پولٹری مصنوعات شہری زراعت سے حاصل ہوتی ہیں (روحویزا، اے 2020ء)

[61] توسیعی خدمات میں سبزیوں اور کھاد کے فوری اگنے والا اور بہتر مجموعہ شامل ہوتا ہے، جو زراعانت یافتہ نرخ پر دستیاب ہوتا ہے اور اس ضمن میں تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

*یہ باکس تحریر کرنے میں الماس کریم کی خدمات کی اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i۔ ہرنینڈیز ایم، اور مانو آر. (2018ء)۔ سبز شہروں کو اگانا: شہری زراعت اور ایس ڈی جی 11 پر اس کے اثرات۔ انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ برائے پائیدار ترقی۔
ii۔ وسیم کے. (2025ء)۔ پاکستان میں شہری جنگلات: ایکو سسٹم خدمات اور فطرت پر مبنی حل کی بنیاد پر پائیداری کا جائزہ۔ ڈسکور انوائرنمنٹ جلد 3 (298)
iii۔ ازونرے، جی۔ اے۔، امپونسا، او۔، پیپراہ، سی۔، تاکی، ایس۔ اے۔، برائماہ، آئی۔ (2019ء)۔ پائیدار شہر کے بیانیے میں شہری زراعت کے کردار کا جائزہ۔ جرنل سٹیز 93، صفحات 104–119۔
iv۔ نگیسانگ، این۔ اور بیلن، ایم۔ (2025)۔ بامینڈا شہر، کیمرون میں جدید شہری اور مضافاتی زراعت کے وسائل کے استعمال کی کارکردگی پر اثرات۔ انٹرنیشنل جرنل آف ریسرچ اینڈ انوویشن اِن سوشل سائنس (IJRISS)، جلد 9 (4)۔
v۔ انکریڈیبل (2024ء)۔ ہوانا: شہری خوراک پالیسی کے لیے ایک مثال۔
https://www.incredibleedible.org.uk/news/havana-inspiration-for-urban-food-policy/

باکس 2.3: پاکستان کی این ای وی پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء۔ پالیسی مقاصد اور عالمی تجربات کی روشنی میں

شکل 2.3.1: نیو انرجی وہیکلز اختیار کرنا: اہداف اور نتائج

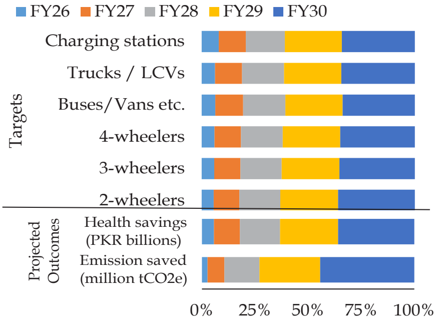

Source: MoI&P

پاکستان کی صاف توانائی پر مبنی ٹرانسپورٹ کی جانب منتقلی کے عزم کے تحت حکومت نے نیو انرجی وہیکلز (این ای وی) پالیسی برائے 2025ء تا 2030ء کا اعلان کیا ہے، جس میں دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں، مسافر کاروں، ہلکی کمرشل گاڑیوں، بسوں اور ٹرکوں م یں برقی گاڑیوں (ای ویز) کے استعمال کو بڑھانے کے لیے ایک جامع فریم ورک پیش کیا گیا ہے۔ گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج 62 میں کمی اور تیل کی درآمدات کے بھاری اخراجات[63] قابو میں رکھنے جیسے چیلنجوں کے پیش نظر یہ پالیسی خاص طور پر دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں کے شعبے میں ایک متحرک مقامی برقی گاڑیوں کی صنعت کے قیام کا تصور پیش کرتی ہے۔ اس تناظر میں، یہ باکس منتخب ہم پلہ معیشتوں کے تجربات سے حاصل شدہ اسباق کی بنیاد پر نئی پالیسی کے اہداف، ڈیزائن اور نفاذ کے فریم ورک کا جائزہ لیتا ہے۔

ملک کی پہلی این ای وی پالیسی 2019ء میں جاری کی گئی ہے، جسے کووڈ 19 کی رکاوٹوں کے باعث نفاذ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ موجودہ پالیسی سیکھے گئے اسباق اور اسٹیک ہولڈرز سے جامع مشاورت کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے، جس میں مقامی پیداوار کے لیے رسدی لحاظ سے معاونت، طلب کی ترغیبات، چارجنگ انفراسٹرکچر کی ترقی، اور گاڑیوں کی حفاظت اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے

[62] یو این سی ٹی اے ڈی کی رپورٹ کے مطابق کاربن کے قومی اخراج میں ٹرانسپورٹ شعبے کے اخراج کا حصہ تقریباً 10 فیصد ہوتا ہے۔
[63] پی بی ایس ڈیٹا کے مطابق مالی سال 2020ء تا مالی سال 2025ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی سالانہ درآمدات اوسطاً 15.8 ارب ڈالر رہیں۔

مضبوط ریگولیٹری فریم ورک پر زور دیا گیا ہے۔[64] اہم اہداف اور متوقع نتائج این ای وی کو اپنانے کے لیے مرحلہ وار حکمتِ عملی کی طرف اشارہ کرتے ہیں (**شکل 2.3.1**)۔ یہ پالیسی چار شعبوں پر مشتمل ایک کثیر جہتی حکمتِ عملی پیش کرتی ہے: (الف) استطاعت، (ب) چارجنگ کا انفراسٹرکچر، (ج) طلب سے متعلق ترغیبات، اور (د) ادارہ جاتی فریم ورک (**شکل 2.3.2**)۔

شکل 2.3.2: نیو انرجی وہیکلز کے اہداف کے حصول کے لیے اہم اقدامات

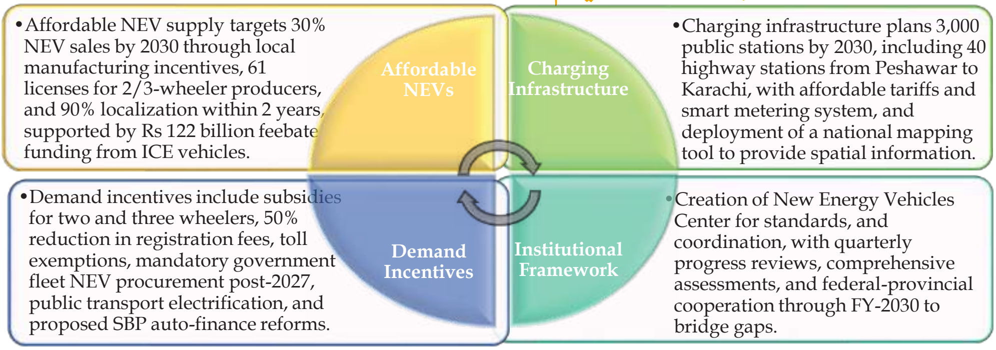

Source: Author's compilation from source document

اگرچہ یہ پالیسی جامع ہے، تاہم ملکی محرکات اور عالمی تجربات کے باعث اس کے نفاذ میں کچھ مشکلات درپیش ہیں، جو درج ذیل ہیں:

i- پالیسی کے تحت 122 ارب روپے کی فی بیٹ (feebate) فنڈنگ کا انحصار روایتی گاڑیوں کی پائیدار طلب اور محصولات کی مؤثر وصولی پر ہے؛ کسی بھی کمی کی صورت میں ترغیبات اور انفراسٹرکچر کی فنڈنگ کے تسلسل پر اثر پڑ سکتا ہے۔[65] اس تناظر میں بین الاقوامی تجربہ، خصوصاً بھارت اور ملائیشیا میں، فی بیٹ یا لیویز عائد کرنے کے بجائے ابتدائی مرحلے میں زیادہ جارحانہ معاونت فراہم کرنے کی تجویز دیتا ہے۔[66]

ii- چارجنگ انفراسٹرکچر کی بڑے پیمانے پر توسیع بدستور غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہے، کیونکہ برقی گاڑیوں کے کم استعمال کے باعث تجارتی منافع کم ہے۔[67] مزید برآں، رہائشی، کمرشل اور سرکاری تنصیب نظم و نسق کا عمل مزید پیچیدہ بنا سکتی ہے۔ خصوصاً انڈونیشیا اور برازیل کے بین الاقوامی تجربات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مخصوص شہری علاقوں میں ریاست کی قیادت میں چارجنگ اسٹیشنز کی تنصیب نے انفراسٹرکچر کی ترقی کو ممکن بنایا اور نجی شعبے کی شرکت بڑھانے میں مدد ملی۔

iii- یہ پالیسی نیشنل انرجی وہیکلز سینٹر کے ذریعے مختلف اداروں (جیسے ای ڈی بی، سی سی پی، ایس بی پی) کے ساتھ وسیع پیمانے پر ہم آہنگی کی تجویز دیتی ہے، جسے اختیارات سے متعلق چیلنجوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں میکسیکو کی مثال کثیر ادارہ جاتی ہم آہنگی کے لیے ایک عملی ماڈل پیش کرتی ہے۔ میکسیکو نے الیکٹرو موبلیٹی تیز کرنے کے لیے شعبہ جاتی ضوابط تیار کیے، جن میں ملک گیر سطح پر اشتراک اور سرکاری اور نجی شعبوں کے درمیان تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی۔

---

[64] https://pid.gov.pk/site/press_detail/29435

[65] زر اعانت اور متحرک فرق کی فنڈنگ لیویز کی مختلف شرحوں سے (ایک تا تین فیصد) فراہم کی جاتی ہے۔ جس کا اطلاق آئی سی ای گاڑی کی انوائس قیمت پر کیا جاتا ہے۔

[66] مثلاً، بھارت ایک برقی گاڑی کے حصول کی لاگت کم کرنے کے لیے زر اعانت (بعد از فیکٹری قیمت میں 20 تا 40 فیصد) فراہم کرتا ہے، جبکہ ملائشیا صارفین کو 2400 ملائشین رنگٹ تک ٹیکس ری بیٹ دیتا ہے۔

[67] عالمی بینک کی رپورٹ "پاکستان میں توانائی کی کارکردگی: صنعتی توانائی کی کارکردگی اور ڈی کاربونائزیشن" کے مطابق پاکستان کی توانائی کی شدت —ایک امریکی ڈالر کی جی ڈی پی پیدا کرنے کے لیے درکار توانائی— 4.2 میگا جولز (ملین جول، ایم جے) فی ڈالر ہے، جبکہ یہی شرح بنگلہ دیش میں 1.9 میگا جولز فی ڈالر اور سری لنکا میں صرف 1.7 میگا جولز فی ڈالر ہے۔

iv۔ پاکستان کا مقامی مینوفیکچرنگ کا منصوبہ فی الحال زیادہ تر دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں پر مرتکز ہے، کیونکہ اسی شعبے میں اس کی مینوفیکچرنگ کی صلاحیت زیادہ مضبوط ہے۔ تاہم، چین کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وسیع ماحولیاتی اثرات اور اخراج میں مؤثر کمی کے لیے پاکستان بھاری گاڑیوں کو مرحلہ وار برقی کوریج فراہم کرنے کی تیاری شروع کر سکتا ہے۔

ان چیلنجز سے نمٹنا پالیسی کے اثرات کو مضبوط بنا کر توانائی کی کارکردگی اور صنعتی مسابقت کو فروغ دے سکتا ہے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے حالیہ تنازع نے تیل درآمد کرنے والے پاکستان جیسے ممالک کے لیے ایک اضافی پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ برقی گاڑیوں کا زیادہ استعمال درمیانی سے طویل مدت میں درآمدی تیل پر انحصار کم کر کے معیشت کو ایسے دھچکوں سے محفوظ رکھنے میں مدد دے گا۔

*یہ باکس تحریر کرنے میں روی کمار کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i۔ وزارتِ صنعت و پیداوار، نئی توانائی گاڑیوں کی پالیسی 30-2025ء، مندرجہ ذیل لنک پر دستیاب ہے:
https://moip.gov.pk/SiteImage/Misc/files/NEV%20Policy%20Final%2013_8_25.pdf

ii۔ کوہلی، ایس۔ (2024ء)۔ بھارت میں برقی گاڑیوں کی طلب کے لیے مراعات—فیم II اسکیم اور ممکنہ اگلے مرحلے کے لیے غور و فکر۔ انٹرنیشنل کونسل آن کلین ٹرانسپورٹیشن، واشنگٹن ڈی سی

iii۔ میڈا (2024ء)۔ دستیاب ہے:
https://www.mida.gov.my/mida-news/going-ev-what-the-malaysian-government-is-doing-to-charge-up-the-transition/

iv۔ ملر، جے۔، سیاہ پتری، جے۔، ہال، ڈی۔، مہالانا، اے۔ اور پوسادا، ایف۔ (2025ء)۔ انڈونیشیا میں برقی گاڑیوں پر منتقلی کی رفتار صفر کرنے کے لیے روڈ میپ۔ انٹرنیشنل کونسل آن کلین ٹرانسپورٹیشن، ورکنگ پیپر (ID 229)

v۔ لیٹے، این۔ ایچ۔، لاسکانو، سی۔ پی۔ جی۔، مورائس، ایچ۔ جی۔ وی۔ اور داسلوا، ایل۔ سی۔ پی۔ (2026)۔ ابھرتے ہوئے ملک (برازیل) میں توانائی کی منتقلی کے لیے پالیسی اور ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے برقی گاڑیوں کی کشش۔ رینیوایبل انرجی، جلد 256(B)

vi۔ چینگ، کیو۔ اور شیونگ، وائی۔ (2023ء)۔ چین میں نیو انرجی وہیکل پائلٹ منصوبوں کے ذریعے کم کاربن پائیدار ترقی: اثرات، طریقہ کار اور مقامی پھیلاؤ کے اثرات۔ پائیدار ترقی، جلد 32(1)

vii۔ موبیلٹی پورٹل (2025ء)۔ دستیاب ہے:
https://mobilityportal.eu/mexico-debates-bills-electromobility/

باکس 2.4: پائیدار صنعتی ترقی کے لیے پاکستان کی کاروباری تیاری کی حالت کا جائزہ

پاکستان کی صنعتی پیداوار اگرچہ مالی سال 26ء میں بحال ہوئی ہے، تاہم بلند شرحِ نمو کو برقرار رکھنے کے لیے متعدد ساختی اور پالیسی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں، ورلڈ بینک کا حال ہی میں جاری کردہ بزنس ریڈی 2025ء[68] فریم ورک پاکستان کے لیے مفید بصیرت فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر پاکستان کی کارکردگی ملی جلی ہے، جس میں مختلف ستونوں اور موضوعات کے درمیان نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ باکس بی ریڈی کی جانب سے نشاندہی کردہ بڑے ساختی چیلنجوں کا جائزہ لیتا ہے۔

جدول 2.4.1: بی ریڈی کارکردگی 2025ء: ستون کے لحاظ سے

معیشت	کوڈ	ستون 1 ضوابطی فریم ورک	ستون 2 سرکاری خدمات	ستون 3 آپریشنل کارکردگی
روانڈا	RWA	72.54	59.81	71.47
گھانا	GHA	68.88	49.99	51.73
ویت نام	VNM	67.03	53.93	70.44
ترکی	TUR	66.81	73.43	62.91
انڈونیشیا	IDN	65.61	62.00	59.01
ملائشیا	MYS	65.61	63.41	67.99
کمبوڈیا	KHM	63.06	43.14	56.17
پاکستان	**PAK**	**62.31**	**54.58**	**59.64**
نیپال	NPL	61.46	42.04	56.15
بنگلہ دیش	BGD	53.01	45.14	57.77

نوٹ: سیل کا رنگ وہ کوئنٹائل ظاہر کرتا ہے جس میں معیشت تینوں ستونوں کے مطابق کام کرتی ہے۔
(بلند ترین اسکور=100: کم ترین اسکور=صفر)

پہلا کوئنٹائل	دوسرا کوئنٹائل	تیسرا کوئنٹائل	چوتھا کوئنٹائل	نچلا کوئنٹائل

ماخذ: عالمی بینک

تین ستونوں پر محیط دس موضوعات میں سے پاکستان منتخب ہم پلہ معیشتوں کے مقابلے میں دو شعبوں میں نسبتاً مضبوطی ظاہر کرتا ہے (**جدول 2.4.1**)۔ مثلاً، کاروبار میں داخلے میں قدرے مضبوطی جس کا ضوابطی فریم ورک سے بھی تعلق ہے، اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ضوابطی ماحول نئے کاروباری اداروں کی رجسٹریشن کے عمل کو آسان اور انتظامی بوجھ کم کرکے اداروں کے باضابطہ قیام میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ یوٹیلیٹی خدمات — جو عوامی خدمات سے متعلق ایک شعبہ ہے — بھی قابلِ اعتماد بنیادی ڈھانچے (خصوصاً بجلی اور پانی) تک رسائی میں کچھ بہتری کی نشاندہی کرتی ہیں، جو براہِ راست کاروباری اداروں کے آپریشنز کے تسلسل پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ قابلِ اعتماد یوٹیلیٹی ادارے بندش کے اوقات کم کرتے ہیں اور کاروباروں کو اپنے وسائل کو سرمایہ کاری اور توسیع میں زیادہ مؤثر طریقے سے مختص کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

تاہم باقی آٹھ شعبوں میں ملک کی کارکردگی بدستور کمزور ہے۔ ان کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

قوانین اور پالیسیوں پر کمزور عمل درآمد: ضوابطی فریم ورک کا ستون عوامی خدمات اور آپریشنل کارکردگی کے ستونوں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا حامل رہا، جو ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایک معروف رجحان کی نشاندہی کرتا ہے: قوانین موجود ہیں لیکن ان کے نفاذ اور عملدرآمد میں آسانی کا فقدان پایا جاتا ہے۔ ایسا ضوابطی فریم ورک جو مؤثر عوامی خدمات کی فراہمی یا مؤثر آپریشنل طریقوں سے ہم آہنگ نہ ہو تعمیل کے اخراجات میں اضافہ، کاروبار کو باقاعدہ حیثیت دینے کی حوصلہ شکنی اور نجی سرمایہ کاری کو محدود کرسکتا ہے۔

تجارت اور مارکیٹ میں داخلے کی رکاوٹیں: پاکستان کو بین الاقوامی تجارت اور اندرونی مسابقت دونوں میں نمایاں مشکلات کا سامنا ہے۔ کسٹم کلیئرنس کے طریقہ کار میں متعدد دستاویزی تقاضوں اور مختلف اداروں کے درمیان ہم آہنگی شامل ہوتی ہے، جس سے پروسیسنگ کا وقت بڑھ جاتا ہے اور یہ برآمدات کی ترسیل کے نظام الاوقات اور درآمدی رسدی زنجیروں کو متاثر کرتا ہے۔ ملکی سطح پر نئے داخل ہونے والے اداروں کو طریقہ کار سے متعلق تقاضوں، معلومات کے فقدان اور سرکاری خریداری میں محدود شفافیت جیسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے، جو مارکیٹ تک

[68] بی ریڈی (B-READY) کاروباری ماحول کا جائزہ تین ستونوں (ضوابطی فریم ورک، سرکاری خدمات، اور عملی کارکردگی) کی بنیاد پر لیتا ہے، اور یہ جائزہ کاروبار کی زندگی کے پورے چکر (یعنی داخلہ، کاروباری سرگرمیاں، اور اخراج) کے دوران لیا جاتا ہے۔

رسائی کو متاثر کرتے ہیں، جبکہ مستحکم کمپنیاں موجودہ ضوابطی حدود کے اندر رہتے ہوئے کام کرتی ہیں۔ یہ تمام عوامل مجموعی طور پر ٹرانزیکشن کی لاگت بڑھادیتے ہیں اور پاکستان کی عالمی قدری زنجیروں میں شمولیت کو محدود کر دیتے ہیں۔

ادارہ جاتی طریقوں میں کارکردگی کے مسائل: ٹیکس کاری ، تنازعات کے حل کے طریقے اور دیوالیہ پن کا فریم ورک ایسے ادارہ جاتی انتظامات ہیں جو کاروباری سرگرمیوں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ ٹیکس نظام میں تعمیل کے متعدد تقاضے اور انتظامی پروسیس شامل ہوتے ہیں (جو فرم کے وسائل کا تقاضا کرتے ہیں)، جبکہ ری فنڈ کا طویل طریقہ کار جاری سرمائے کی ضروریات کو متاثر کرتا ہے۔ کمرشل عدالتوں میں مقدمات کے بوجھ کو نمٹانے میں وقت لگتا ہے، جس سے تنازعات کے حل کی ٹائم لائن متاثر ہوتی ہے۔ دیوالیہ پن کا فریم ورک ابھی ترقی کے مراحل میں ہے، جس پر عملدرآمد کرنے والوں کی صلاحیت سازی کی جارہی ہے۔

افرادی قوت، زمین اور قرضہ منڈیوں کے مسائل: افرادی قوت کے ضوابط، پراپرٹی کی رجسٹریشن کا نظام اور مالی نظام کے فریم ورک اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کاروباری ادارے پیداواری ضروریات تک کس طرح رسائی حاصل کرتے ہیں۔ افرادی قوت کی مارکیٹ میں تعمیل کے تقاضے، خصوصاً چھوٹے اداروں کے لیے، بہت بوجھل کر دینے والے ہیں، جبکہ کارکنوں کے ہنر اور صنعت کی ضروریات کے درمیان عدم مطابقت پیداواریت کو محدود کرتی ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے قرض تک رسائی ضمانت کے سخت تقاضوں اور متبادل قرضہ جاتی مصنوعات کی عدم ترقی کے باعث محدود ہے، جبکہ قرضوں کے معلوماتی نظام میں غیر بینک اداروں یا یوٹیلیٹی کمپنیوں سے ڈیٹا جمع کرنے کا فقدان ہے۔ یہ آپریشنل مسائل اخراجات میں اضافہ کرتے ہیں، بے یقینی پیدا کرتے ہیں، اور اداروں کو پیداوار اور ترقی کے لیے وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے سے روکتے ہیں۔

125 ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں سے حاصل ہونے والے شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اصلاحات کو مناسب انداز میں ترتیب دیا جائے اور مذکورہ بالا شعبوں کے مسائل حل کیے جائیں تو یہ صنعتی ترقی کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں (بودینا و دیگر، 2023ء)۔ تخمینے کے مطابق، پہلی نسل کی اصلاحات جیسے نظم و نسق میں بہتری اور کاروبار کی ڈی ریگولیشن کے ساتھ ٹیرف میں کمی اور غیر ٹیرف رکاوٹوں کا خاتمہ دو سال میں پیداوار کی سطح میں 4 فیصد اور چار سال میں 8 فیصد تک اضافہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، دوسری نسل کی اصلاحات جیسے قرضوں تک رسائی میں توسیع اور مارکیٹ پر مبنی اجرتی ڈھانچہ مزید 3 فیصد اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔

*یہ باکس تحریر کرنے میں روی کمار کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i۔ عالمی بینک۔ 2025ء۔ بزنس ریڈی 2025ء۔ عالمی بینک، واشنگٹن ڈی سی۔ لائسنس: کریئیٹو کامنز ایٹریبیوشن CC BY 3.0 IGO۔

Budina, Nina, Christian Ebeke, Florence Jaumotte, Andrea Medici, Augustus J. Panton, Marina M. Tavares, and Bella Yao. 2023.

ii۔ ”ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں معاشی نمو کو تیز کرنے، پالیسی مسائل کم کرنے اور سبز معیشت پر منتقلی کی اعانت کے لیے ساختی اصلاحات۔“ آئی ایم ایف اسٹاف ڈسکشن نوٹ SDN/2023/007۔ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ، واشنگٹن ڈی سی۔